عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ

ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد ۲۴ | ۹ تا ۱۵/ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/ اپریل ۲۰۰۵ء | شمارہ: ۱۵

ترجمہ قرآن کریم

صحبتے با اہل دل

اللہ کی نافرمانی کے نقصانات

دعا کی اہمیت

سلف صالحین کے اتباع کی اہمیت

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

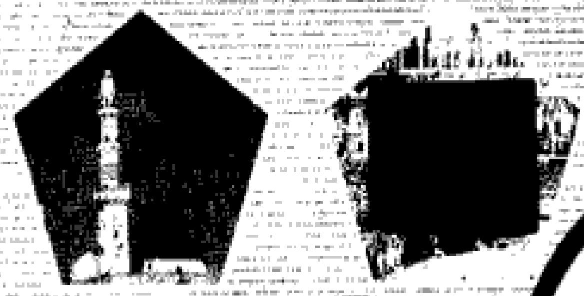

شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

وضو کے چھینٹوں سے حوض ناپاک نہیں ہوتا:

س:......بعض لوگوں سے سنا ہے کہ وضو کے پانی کے چھینٹوں سے بچنا چاہئے' کیونکہ گرنے والا پانی ناپاک ہوجاتا ہے' جبکہ بعض مساجد میں بڑے حوض ہوتے ہیں' وضو کرتے وقت وضو کا پانی حوض میں گرتا ہے' اس صورت میں پانی ناپاک ہوجاتا ہے یا نہیں؟

ج:...... حوض سے وضو کرتے وقت احتیاط سے کام لینا چاہئے کہ چھینٹے حوض پر نہ گریں' لیکن ان چھینٹوں سے حوض ناپاک نہیں ہوتا۔

زکام میں ناک سے نکلنے والا پانی پاک ہے:

س:......نزلہ اور زکام کی وجہ سے جو پانی ناک سے خارج ہوتا ہے وہ پاک ہے یا نہیں؟ اگر پاک ہے تو کس دلیل کے تحت اور ناپاک ہے تو کس دلیل کے پیش نظر؟

ج:......نزلہ اور زکام کی وجہ سے جو پانی ناک سے بہتا ہے' وہ نجس اور ناپاک نہیں ہے' کیونکہ یہ کسی زخم سے خارج نہیں ہوتا' نہ کسی زخم پر سے گزر کر آتا ہے' یہی وجہ ہے کہ اس سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

شیرخوار بچے کا پیشاب ناپاک ہے:

س:......شیرخوار بچہ اگر کپڑوں پر پیشاب کردے تو کپڑوں کو دھونا چاہئے یا کہ ویسے ہی پانی گرادینے سے صاف ہوجائیں گے؟

ج:......بچے کا پیشاب ناپاک ہے' اس لئے کپڑے کا پاک کرنا ضروری ہے اور پاک کرنے کے لئے اتنا کافی ہے کہ پیشاب کی جگہ پر اتنا پانی بہادیا جائے کہ اتنے پانی سے وہ کپڑا تین مرتبہ بھیگ سکے۔

بچے کا پیشاب پڑنے پر چیز کا ناپاک ہونا:

س:......اگر مٹی کے برتن پر بچہ پیشاب کردے تو کیا اس برتن کو ضائع کردینا چاہئے یا نہیں؟ اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ کسی معمولی غذا پر بچہ پیشاب کردے تو لوگ اسے ضائع کردیتے ہیں' لیکن اگر غذا قیمتی ہو تو دھوکر کھالیتے ہیں' حالانکہ پیشاب لازمی طور پر غذا کی گہرائی تک گیا ہوگا' ایسے موقعوں پر کیا حکم ہے؟

ج:......مٹی کا برتن تین مرتبہ دھونے سے پاک ہوجائے گا' یعنی اس طرح دھوئے کہ ہر مرتبہ پانی ٹپکنا بند ہوجائے' جس غذا پر بچہ پیشاب کردے' اس کا کھانا درست نہیں۔ البتہ اسے ایسی جگہ رکھ دیا جائے کہ کوئی جانور خود آکر اسے کھالے۔

برتن پاک کرنے کا طریقہ:

س:......اگر کچا برتن (گھڑا) وغیرہ ناپاک ہوجائے یا پکا برتن (دیگچی' بالٹی) وغیرہ ناپاک ہوجائے تو کیسے پاک کریں؟

ج:...... برتن کچا ہو یا پکا تین بار دھونے سے پاک ہوجاتا ہے۔

واشنگ مشین سے دھلے ہوئے کپڑوں کا حکم:

س:...... کیا واشنگ مشین سے دھلے ہوئے ناپاک کپڑے پاک ہوجاتے ہیں اور کیا ان سے نماز ہوسکتی ہے؟

ج:......دھلائی مشین میں صابن کے پانی میں کپڑوں کو دھویا جاتا ہے اور پھر اس پانی کو نکال کر اوپر سے نیا پانی ڈالا جاتا ہے اور یہ عمل بار بار کیا جاتا ہے' یہاں تک کہ کپڑوں سے صابن نکل جاتا ہے' اس لئے دھلائی مشین میں دھلے ہوئے کپڑے پاک ہیں۔

ہفت روزہ ختم نبوۃ

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا سید نفیس الحسینی صاحب دامت برکاتہم

جلد: ۲۴ شمارہ: ۱۵ ۹ تا ۱۵ ربیع الاول ۱۴۲۶ھ مطابق ۱۹ تا ۲۲ اپریل ۲۰۰۵ء

مدیر مسئول: مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر مسئول: مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر: مولانا اللہ وسایا

بانی

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہل سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا بشیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا سعید احمد جلالپوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا مفتی محمد راشد مدنی
سرکولیشن منیجر: محمد انور کرانا
ناظم امور مالیات: رجال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیر: حشمت حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ
ٹائیٹل و کمپوزنگ: محمد ارشد خرم
محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کی مخالفت کا شوشا	(اداریہ)	4
اللہ کی نافرمانی کے نقصانات	(مولانا محمد اسامہ سرفراز)	6
صحبت اہل دل	(حضرت شاہ محمد یعقوب مجددیؒ)	8
سلف صالحین کے اتباع کی اہمیت	(مولانا منظور نعمانیؒ)	10
دعا کی اہمیت	(حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ)	12
تراجم قرآن کریم	(مولانا سید سلمان حسینی)	14
امام ابوحنیفہؒ کی ذہانت	(مفتی محمد انور اوکاڑوی)	17
حضرت حسن بصریؒ کا خوف خدا	(مولانا خدا بخش)	20
پینے کے نقصانات	(ابوجواد حبیب الرحمٰن منصور)	22
ملفوظات اکابر	(حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفیؒ)	25
عقائد اسلام اور مرزائیت	(مفتی محمد راشد مدنی)	27

زر تعاون بیرون ممالک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۹۰ ڈالر۔

یورپ، افریقہ: ۱۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۱۰۰ امریکی ڈالر

زر تعاون اندرون ملک فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک یا ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک حضوری باغ روڈ برانچ ملتان پاکستان ارسال کریں

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲، ۵۸۳۴۸۶ فیکس: ۵۴۲۲۷۷
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی۔ فون: ۷۷۸۰۳۳۷ فیکس: ۷۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ul-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری طابع: سید شاہد حسن مطبع: القادر پرنٹنگ پریس مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اداریہ

پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی

قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کی مخالفت کا شوشہ!

پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی محض پاکستان میں بسنے والے مسلمانوں ہی کا مطالبہ نہ تھا بلکہ دنیا بھر میں بسنے والے پاکستانیوں نے حکومت پاکستان سے مشین ریڈایبل پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کا مطالبہ کیا تھا۔ اب تک اپوزیشن کے جتنے بلین مارچ ہوئے ان میں حکومت کی جانب سے مذہب کے خانہ کی بحالی میں لیت ولعل سے کام لینے کی شدید مذمت کی گئی۔ حکومت نے بالآخر گھٹنے ٹیک دیئے اور اس مطالبہ کو مان کر پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کا اعلان کیا۔ گو اس اعلان میں شروع میں بہت سا ابہام موجود تھا لیکن بہرحال حکومت کا یہ اعلان اس بات کی دلیل تھا کہ حکومت کو اس عوامی مطالبہ کی مقبولیت کا اندازہ ہو چکا ہے۔ ابھی اس اعلان کی گونج مدھم بھی نہ پڑنے پائی تھی کہ بعض اخبارات میں قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی (اسٹینڈنگ کمیٹی) برائے داخلہ کی جانب سے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کی مخالفت کا شوشہ چھوڑا گیا۔ اس حوالے سے اخبارات میں شائع ہونے والی خبر ملاحظہ فرمائیں:

"پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہ کیا جائے' قائمہ کمیٹی برائے داخلہ

خانہ بحال ہونے سے پاکستان کی ساکھ خراب ہوئی

اسلام آباد (آن لائن) قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ نے کہا ہے کہ پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال نہ کیا جائے' خانہ بحال کرنے سے بیرونی دنیا میں پاکستان کی ساکھ خراب ہوئی ہے۔...... کمیٹی کا اجلاس ہفتہ کو قائم مقام چیئرمین ملک نیاز احمد جکھڑ کی صدارت میں ہوا۔ قائم مقام چیئرمین نے کہا کہ مجلس عمل نے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ شامل کرنے کو خواہ مخواہ ایشو بنایا' مذہب کا خانہ بحال کرکے ہماری بیرونی دنیا میں ساکھ متاثر ہوئی ہے' خانہ بحال کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔"

(روزنامہ جنگ کراچی مورخہ ۳/اپریل ۲۰۰۵ء)

مذہبی حلقوں اور مسلمانان پاکستان کے علاوہ سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور نے بھی قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کے اس موقف کی سخت مذمت کی اور حکومت کی طرف سے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کی حمایت کی۔ اس حوالے سے درج ذیل خبر شائع ہوئی:

"سینیٹ کی قائمہ کمیٹی نے مذہبی خانے کی بحالی کی حمایت کردی

قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کی طرف سے بحالی کی مخالفت کی شدید مذمت' حکومتی فیصلہ عوامی ترجمانی ہے' کمیٹی

اسلام آباد (آن لائن) سینیٹ کی قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور نے حکومت کی طرف سے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کی حمایت کرتے ہوئے قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کی طرف سے خانہ کی مخالفت کی سخت مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ

حکومت نے مذہب کا خانہ بحال کرکے عوامی امنگوں کی ترجمانی کی۔.....قائمہ کمیٹی کا اجلاس چیئرمین مولانا سمیع الحق کی صدارت میں پیر کو پارلیمنٹ ہاؤس میں ہوا.....مولانا سمیع الحق نے کہا کہ حکومت نے پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرکے عوامی امنگوں کی ترجمانی کی۔تاہم اس بارے میں (قومی) اسمبلی کی قائمہ کمیٹی (برائے) داخلہ نے جو مخالفت کی ہے ہم اس کی مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے حکومت سے کہا کہ ایسے پاسپورٹ جو کہ مذہب کے خانہ کے بغیر جاری ہوچکے ہیں انہیں واپس لیا جائے اور نئے پاسپورٹ جاری کئے جائیں۔.....''

(روزنامہ اسلام کراچی مورخہ ۵/اپریل ۲۰۰۵ء)

بعدازاں قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کے رکن اور ممبر قومی اسمبلی جناب فرید پراچہ صاحب نے قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کی جانب سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے خلاف کسی قرارداد کی منظوری کی خبروں کی تردید کی۔اس خبر کے حوالے سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری مدظلہ کا درج ذیل بیان اخبارات کو جاری کیا گیا:

''ملتان (پ ر) سینیٹ کی حج اسٹینڈنگ کمیٹی نے پاسپورٹ میں خانہ مذہب کی بحالی کا خیر مقدم اور بغیر خانہ مذہب کے جو پاسپورٹ شائع ہوئے ہیں ان کو منسوخ کرنے کی متفقہ قرارداد منظور کرکے اسلامیان وطن کے دل جیت لئے ہیں۔عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری نے کمیٹی کے سربراہ مولانا سمیع الحق، وفاقی وزیر مذہبی امور جناب اعجاز الحق و دیگر اراکین سینیٹ کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے داخلہ کے متعلق جو خبر شائع ہوئی کہ اس نے بحالی خانہ مذہب کے خلاف قرارداد منظور کی، اس کی بھی قائمہ کمیٹی کے رکن، ممبر قومی اسمبلی جناب فرید احمد پراچہ نے تردید کردی ہے کہ نہ ہی قائمہ کمیٹی کے ایجنڈا میں پاسپورٹ کا مسئلہ تھا، نہ اس پر گفتگو ہوئی، نہ قرارداد۔ جناب ملک نیاز احمد جھکڑ اور جناب فرید احمد پراچہ کے درمیان پرائیویٹ گفتگو ہوئی، اسے کمیٹی کے اجلاس کی قرارداد قرار دینا سخت افسوسناک ہے۔ یہ غلط رپورٹنگ ان ایجنسیوں کی کارستانی ہے جو خانہ مذہب کے بحال ہونے پر پریشان ہیں۔مولانا جالندھری نے کہا کہ پاسپورٹ میں خانہ مذہب سے متعلق حکومتی فیصلہ اسلامیان وطن کے لئے خوشی کا باعث ہے۔حکومت اس فیصلہ پر فوری طور پر عمل درآمد کرائے اور بغیر خانہ مذہب کے جو پاسپورٹ ایشو ہوئے ہیں انہیں واپس لینے کا اقدام کرے تاکہ کسی قسم کے شکوک وشبہات جنم نہ لے سکیں۔''

اس سے واضح ہوتا ہے کہ حکومت کی جانب پاسپورٹ میں مذہب کا خانہ بحال کرنے کے اعلان سے بعض حلقے ناخوش ہیں جو وقتاً فوقتاً اس حوالے سے شوشے چھوڑ کر مسلمانان وطن میں تشویش اور ملک میں کشیدگی کی فضا پیدا کرنے کے خواہاں ہیں، یہ حلقے اسلام کے دشمن اور مسلمانوں کے بدخواہ ہیں، انہیں مذہب سے خدا واسطے کا بیر ہے، وہ کسی قیمت پر پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کو نہیں دیکھنا چاہتے، وہ چاہتے ہیں کہ ملک کو اسلامی کے بجائے غیر اسلامی بنادیا جائے اور اس کی ابتداء پاسپورٹ سے ''اسلامی جمہوریہ'' کے الفاظ کو حذف کرکے کی جائے، وہ چاہتے ہیں کہ ملک میں عقیدۂ ختم نبوت کی بات نہ ہو اور عقیدۂ ختم نبوت کے باغیوں کو کچھ نہ کہا جائے، یہ لوگ کون ہیں؟ سب جانتے ہیں کہ یہ قادیانی ہیں جو ملک وملت کی جڑوں کو کھوکھلا کرکے پاکستان کو کفرستان بنانے کے خواہاں ہیں اور پاسپورٹ سے مذہب کے خانہ کو نکال باہر کرکے حرمین شریفین کے تقدس کو پامال کرنے کے ناپاک خواب دیکھ رہے ہیں۔ ہمیں یقین ہے کہ حکومت کی جانب سے پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی شمولیت کے اقدام سے قادیانیوں کے سینے پر سانپ لوٹ رہے ہوں گے۔ حکومت کو چاہئے کہ پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی شمولیت کی مخالفت کرنے والے قادیانی ٹولے کو لگام دے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکومت پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی شمولیت کے عملی تقاضے پورے کرکے مسلمانان پاکستان کے دل جیت لے گی اور اب تک جاری شدہ تمام مشین ریڈایبل پاسپورٹ جو مذہب کے خانہ کے بغیر شائع ہوچکے ہیں انہیں منسوخ قرار دے کر مذہب کے خانہ کے اضافے والے نئے مشین ریڈایبل پاسپورٹ جاری کرے گی اور جو پاسپورٹ بغیر خانہ مذہب کے شائع ہوئے انہیں تلف کردے گی۔

اللہ کی نافرمانی کے نقصانات

مولانا محمد اسامہ سرفراز

دنیا کا یہ نظام ناقابل انکار ہے کہ ہر حکومت و انتظامیہ اپنے حاشیہ برداروں' مخلصین اور اطاعت گزاروں کو حتی الوسع سہولیات ومراعات سے نوازتی ہے'ان پر خاص نظر عنایت واحسان اور معاملہ امتنان رہتا ہے' جبکہ بدخواہوں' نمک حراموں اور باغی و نافرمان لوگوں کے لئے ان تمام اعزازات میں سے کچھ بھی گوارا نہیں کیا جاتا' بلکہ اگر کبھی اتفاقی طور پر انہیں کوئی سہولت و اعزاز میسر ہو جائے تو حکمرانوں میں تشویش کی لہر دوڑ جاتی ہے اور اس نعمت غیر مترقبہ کو ایسے لوگوں سے بوجہ ان کی بغاوت و نافرمانی کے چھین لیا جاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا میں غیر علانیہ نفاذ پا جانے والا ایک دستور ہے' جس کی حقیقت و واقعیت سے طوطا چشمی نہیں کی جا سکتی' پھر انسان چونکہ اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہے اور تمام مخلوقات میں سے اللہ رب العزت نے انسان ہی کو اپنی بعض صفات سے متصف ہوسکنے کا امتیاز بخشا ہے۔ لہٰذا اس نظام دنیاوی سے یہ دلیل نکالی جا سکتی ہے کہ بالکل یہی معاملہ اللہ جل شانہ اپنے فرمانبرداروں اور نافرمانوں کے ساتھ روا رکھتے ہیں۔ یہ عقلی دلیل تو وہ بے دین و ملحد بھی مان لے گا' جس کے نزدیک قرآن وحدیث کی ترغیبات وترہیبات (نعوذ باللہ) محض گنوار عربوں کو برائیوں سے نکال کر اچھائیوں پر لانے کے لئے تھیں اور قرآن وحدیث نے ان کی توہم پرستی کا لحاظ کرتے ہوئے ثواب وعذاب' جنت وجہنم' برزخ وحشر وغیرہ کی خیالی تصور نگاری کی تھی اور اس دلیل سے یہ ثابت ہوا کہ نافرمانی سبب ہے محرومی و نقصان کا جیسا کہ فرمانبرداری باعث انعام و اکرام ہے۔ قرآن و حدیث میں اس معاملے کی طرف مختلف تعبیرات و پیرائیوں کے ذریعے توجہ دلا کر نافرمانی اور گناہوں سے اجتناب کی ضرورت پر زور دیا گیا ہے' مثلاً سورۂ نساء میں ارشاد ہے:

> ''اے لوگو! تحقیق کہ آ گئی ہے تمہارے پاس حجت تمہارے رب کی طرف سے اور اتارا ہم نے تمہاری طرف واضح نور' بس جو لوگ ایمان لائے اللہ پر اور مضبوط پکڑا اس (کی فرمانبرداری) کو تو وہ (اللہ) جلد داخل کرے گا ایسوں کو اپنی رحمت وفضل میں اور ان کو ہدایت دے گا اپنی طرف سیدھی راہ کی۔'' (آیت:۱۷۴'۱۷۵)

آیات کے ترجمہ بالا سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت' اس کا فضل وکرم' عنایت وانعام اور مہربانیاں صرف فرمانبرداروں کے لئے ہیں جبکہ نافرمانوں کے لئے سوائے محرومی اور نقصانات کے کچھ نہیں' جیسا کہ قرآن کریم میں ایک دوسری جگہ ارشاد ہے:

> ''(گناہگاروں اور نافرمانوں کے لئے تو) دنیا د آخرت کا گھاٹا اور خسارہ ہی ہے۔''

نافرمان وسیہ کار بندے' نیکوکاروں کی طرح امن کے مستحق نہیں ہوسکتے' یہ بات حضرت ابراہیم علیٰ نبینا وعلیہ السلام ببانگ دہل فرما گئے:

> ''تم ہی بتاؤ کہ دو جماعتوں میں سے کون سی جماعت امن وسلامتی کی حق دار ہے؟ ظاہر ہے کہ جواب متعین ہے' اس کے علاوہ کوئی جواب ہو ہی نہیں سکتا کہ امن و سلامتی کے حق دار صرف وہی لوگ ہیں جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو بغاوت وظلم سے آلودہ نہیں کیا' صرف وہی لوگ ہیں' جن کے لئے اللہ تعالیٰ کے ہاں سے امن اور نقصان ومحرومی سے حفاظت کی ضمانت ہے اور وہی ہدایت یافتہ ہیں۔'' (سورۂ انعام:۸۱'۸۲)

نافرمان لوگ اپنی بدعملیوں کے باعث آخرت کے خسارے تو مول لے ہی رہے ہیں' دنیا میں بھی بہت سے نقصانات کا سامنا ان کی قسمت بنا رہے گا۔ ذیل میں گناہوں کے چند دنیاوی نقصانات تحریر کئے جاتے ہیں جو کہ اہل علم ودانش بزرگ علماء نے اپنے

وسیع مشاہدے کی روشنی میں بیان فرمائے ہیں۔

علم سے محرومی:

کیونکہ روشنی اور اندھیرا ایک جگہ جمع نہیں ہوسکتے اور گناہ ظلمت وسیاہی کی تاثیر رکھتے ہیں جبکہ علم روشنی وضیاء کا منبع ہے' پس جس دل میں گناہوں کے اندھیرے کی ویرانی ہوگی وہ کبھی بھی علم کی پرنور رونق نہیں دیکھ سکے گا۔

روزی گھٹ جانا:

گناہوں کی نحوست رزق کی برکت مٹادیتی ہے' جس سے مقدار میں بہت چیز بھی کفایت میں کم پڑ جاتی ہے اور انسان تنگی کا شکار ہوجاتا ہے۔

دل میں کمزوری آجانا:

گناہ گار آدمی بے ہمت اور پست حوصلہ ہوجاتا ہے' اس میں اولوالعزمی' جرأت اور رعب نہیں رہتا اور کئی گناہوں کا نقصان تو پورے جسم کی کمزوری کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے۔

اللہ کی طرف سے نیکی اور طاعت کی توفیق چھن جانا:

جس کے نتیجے میں انسان محض بدی کا پتلا بن کر رہ جاتا ہے اور دوسروں کی نظر میں بھی ملامت ومذمت کا مورد بنتا ہے۔

گنہگار کی عمر گھٹ جاتی ہے:

جیسا کہ احادیث مبارکہ میں بھی صراحت ہے اور اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علم میں بندے کی عمر کے دو عدد متعین کررکھے ہیں' اگر بندہ برائیوں کا عادی نہیں بنے گا تو اس کی عمر بڑے عدد تک پوری ہوگی لیکن فسق وفجور سے نہ بچنے کی صورت میں کم عمر پر ہی اس کی موت آجاتی ہے اور بعض علماء نے یہ مطلب بھی بیان کیا کہ نیکوکاری کی عمر میں برکت ہوتی ہے' وہ اپنے لئے جو اہداف ومقاصد متعین کرتا ہے مرنے سے پہلے ان کو پورا کرلیتا ہے اور فاسق وفاجر کی بہ نسبت اپنے لئے اور مخلوق خدا کے لئے زیادہ کام کرکے جاتا ہے جبکہ نافرمان کے کام ادھورے رہ جاتے ہیں اور وہ زیادہ مفید کام نہیں کرپاتا۔

اللہ کی نظر میں ذلیل ہوجانا:

پھر وہ ذلت اللہ تعالیٰ انسانوں کے دل میں بھی منتقل کردیتے ہیں اور یہ شخص انسانیت کی نظر میں بھی ذلیل ہوجاتا ہے۔

گناہوں کا نقصان دوسری مخلوق کو بھی پہنچتا ہے:

جس کی وجہ سے وہ مخلوقات گناہگار کے لئے بددعا اور اس پر لعنت کرتی ہیں۔

گناہگار کیلئے فرشتے دعا نہیں کرتے:

ایسی مقدس ہستیوں کی دعا سے محرومی محض فانی لذتوں یا بے لذت گناہوں کی خاطر مول لی۔

توبہ کی توفیق چھن جاتی ہے:

گناہوں کی نحوست سے توبہ کی توفیق چھن جاتی ہے۔

پیداوار میں کمی ہوتی ہے:

بارش روک لی جاتی ہے۔

ایسے آدمی پر شیطان کا مقرر ہوجانا:

اللہ تعالیٰ کی طرف سے شیاطین کے خلاف فرشتوں اور ضمیر کا جو مزاحمتی نظام ہے' وہ ختم کرکے اس کو شیاطین کے حوالے کردیا جاتا ہے۔

چین وسکون چھن جاتا ہے:

گناہ کی وجہ سے دل بے اطمینانی وبے کلی سے مغلوب رہتا ہے۔

مرتے وقت کلمہ نصیب نہیں ہوتا:

گناہ کے بداثرات میں سے ایک یہ ہے کہ مرتے وقت آدمی کو کلمہ نصیب نہیں ہوتا۔

اللہ کی رحمت سے مایوسی:

گناہ گار آدمی اللہ کی رحمت سے مایوس ہوجاتا ہے اور اسی وجہ سے بغیر توبہ کئے مرجاتا ہے۔

احترام انسانیت کا دل سے نکل جانا:

گناہوں کا ایک بہت بڑا نقصان یہ ہے کہ انسانیت کا احترام دل سے نکل جاتا ہے' آدمیوں سے وحشت پیدا ہونے لگتی ہے' خصوصاً اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں سے وحشت ونفرت پیدا ہوجاتی ہے' جس کے باعث دوبارہ نیکی وراست بازی کی طرف واپسی کا راستہ بند ہوجاتا ہے کیونکہ نیکی پر آنے اور قائم رہنے کا ایک اہم ترین ذریعہ نیک لوگوں سے عقیدت اور ان کی مصاحبت وہم نشینی ہے' جب ان سے نفرت ہوجائے گی تو اس اہم ترین ذریعے سے محروم ہوکر اپنی بربادی کا سامان مکمل کرلے گا۔

مندرجہ بالا نقصانات کے علاوہ بھی بہت سے نقصانات ہیں جن کا مشاہدہ مختلف حالات وواقعات کے ذریعے ہوتا رہتا ہے۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ ان نقصانات سے ڈر وخوف پیدا کرلیں اور ان میں مبتلا ہونے سے پہلے ہی عارضی لذتوں والے گناہ کو بھی چھوڑ دیں اور بے لذت گناہوں سے بھی توبہ کرلیں ورنہ قیامت میں ایسی کھوکھلی تمنا اور حسرت کے سوا کچھ ہاتھ نہ رہے گا۔

روز قیامت مجرم لوگ شرمندگی' ندامت و حسرت سے کہیں گے کہ اے ہمارے پروردگار! ہم نے اعمال کا نتیجہ دیکھ بھی لیا اور سن بھی لیا' آپ ہمیں ایک مرتبہ واپس دنیا میں بھیج دیں' اب ہم نیک کام کریں گے۔ اللہ تعالیٰ اس مایوسی اور لاچارگی کے وقت سے پہلے ہی توبہ کی توفیق عطا فرماکر نافرمانی اور اس کے نقصانات سے بچائے۔ آمین۔

☆☆.........☆☆

صحبتے با اہل دل

اہل طلب کے آنے سے سینہ کھلتا ہے:

فرمایا اہل طلب کے آنے سے سینہ کھلتا ہے' ان کی وجہ سے مضامین کا ورود ہوتا ہے۔ آپ ٹونٹی کھولیں گے تو پانی نکلے گا' آپ سمجھتے ہیں کہ ٹونٹی کا احسان ہے' نہیں! بلکہ ٹونٹی پر آپ کا احسان ہے' وہ تو گرم رہتی پانی نکلنے سے ٹھنڈی ہو جاتی ہے۔ پیر کون ہے؟ معنی مرید ہونے والا پیر ہے' کیونکہ اس نے ترغیب دلائی کہ اللہ کا راستہ بتایا جائے' علم و حکمت کی باتیں اللہ کے بندوں کو پہنچانا عالم کے فرائض میں سے ہے۔

حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ کا واقعہ:

مولانا حسین احمد مدنیؒ بھوپال تشریف لائے ہوئے تھے' تین روز کا قیام تھا' میاں (بڑے صاحبزادے مولانا محمد سعید صاحب) اور ان کے ماموں خانقاہ تشریف لانے کی دعوت دینے کے لئے گئے' مولانا نے معذرت فرمادی کہ سب اوقات گھر جا چکے ہیں' اب کوئی وقت باقی نہیں ہے' میں نے کہا: تم بچے ہو' ابھی تمہیں کہنا نہیں آیا' میں گیا' حضرت آرام فرما رہے تھے' مجھے دیکھ کر اٹھنے لگے' میں نے کہا: نہیں' آپ آرام فرمائیے' مجھے صرف ایک مسئلہ پوچھنا ہے۔ میں نے دریافت کیا کہ ایک شخص نے مسجد بنائی' وہ دروازہ پر کھڑا ہو جاتا ہے اور اندر آنے والوں کو روکتا ہے' مولانا نے فرمایا کہ جب وہ مسجد بنا چکا اور وقف کر چکا تو اب اس کو کیا حق ہے؟ میں نے کہا: آپ بھی مسجد ہیں' آپ نے اپنے آپ کو دین کے لئے وقف کر دیا ہے' اب جو چاہے آپ سے فائدہ اٹھائے' فرمایا: میں ضرور آؤں گا' لیکن کھانے کے بجائے چائے پر اکتفا کریں' میں نے عرض کیا: مجھے تو دوسرا ہی فائدہ اٹھانا ہے' میں پانی پلا کر رخصت کر دوں گا' چنانچہ تشریف لائے' میں نے نظر بچا کر جوتیاں سیدھی کیں کہ عالموں کا احترام اللہ و رسول (صلی اللہ

حضرت شاہ محمد یعقوب مجددیؒ

علیہ وسلم) کی محبت کی دلیل ہے' اور وہ تو حدیث نبویؐ کے شیخ تھے' دیر دیر رات گئے تک حدیث کا درس دیتے تھے' اہل دنیا کا حال ہے کہ ان کی محفل میں کوئی بڑا عہدیدار آ جاتا ہے تو مجلس میں کھلبلی مچ جاتی ہے اور کوئی دین دار آتا ہے تو کسی کو توجہ بھی نہیں ہوتی' اس سے معلوم ہوا کہ اللہ اور اللہ کے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی محبت نہیں۔

خلائی پروازیں انسانی فطرت کے عین مطابق ہیں:

مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ دنیا نے غور کرنے ہی سے ترقی کی ہے۔ پہلے ہمارے یہاں میٹھے تیل کا چراغ جلتا تھا' بارات میں مشعلیں لے کر لوگ چلتے تھے' دنیا نے اس پر اکتفا نہیں کیا اور سوچتی اور تفکر کرتی رہی کہ اس سے آگے بھی روشنی ہونی چاہئے۔ یہاں تک کہ آج اس بجلی کی روشنی تک پہنچ گئی' ایمان اور دین کے بارے میں یہی اصول ہونا چاہئے کہ جتنی روشنی ہمارے پاس ہے' اس سے زیادہ کی طلب اور تلاش ہو کہ ترقی کی انتہا نہیں ہے۔ اہل یورپ زمین سے جب ترقی کر چکے تو انہوں نے اب آسمانوں' ستاروں اور چاند کی طرف توجہ کی ہے' میرے نزدیک یہ فطرت کے عین مطابق ہے اور اس سے کمالات حاصل ہوتے ہیں' دین کے بارے میں بھی یہی نظریہ ہونا چاہئے۔ شاعر نے ٹھیک کہا ہے:

ترقی طلب کیجئے ہر گھڑی
خدا بے نہایت ہے راہ اس کی بڑی

دنیا نے اپنی ترقی پر اکتفا نہیں کیا' دین والوں نے اپنی حالتوں پر اکتفا کر لیا:

دنیا نے اپنی ترقی پر اکتفا نہیں کیا' دین والوں نے اپنی حالتوں پر کیوں اکتفا کر لیا؟ بات یہ ہے کہ جس طرح دنیا کی عظمت اور وفاداری ان کے خیال میں ہے' اس طرح دین کی عظمت ہمارے خیال میں نہیں ہے' اگر میں بتادوں کہ فلاں جگہ خزانہ ہے تو آپ اس کے لئے کیا کچھ نہ کریں گے؟

موجودہ ترقیات کی مثال:

موجودہ ترقیات اور کمالات کی حقیقی ترقیات اور کمالات کے مقابلے میں مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص

اس پر فخر کرے کہ میں نے گوبر کے کنڈے (اُپلے) بہت تھاپ لئے ہیں، بہت کام آئیں گے۔ یہ دراصل اس کی دماغ کی رکاکت اور پستی کی نشانی ہے، جن کے دل میں اللہ تعالیٰ عظمت ہے، وہ اس نظر سے ہم کو دیکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ:

”برعکس نہند نام زنگی کافور“

دل کی آسودگی:

جب ہم انتہائی تنزل میں آگئے تو اس کو انتہائی ترقی کا نام دیدیا، دل کا سکون اور روح کا اطمینان بالکل غائب، زندگی ایسی ہوگئی ہے جیسے ریشمی چادر کو کانٹوں پر ڈال کر کھینچئے، جس طرح وہ چادر پھٹ جاتی ہے، اسی طرح ہماری زندگی پارہ پارہ اور تار تار ہے، میرے یہاں دو لڑکے مزدوری کرنے آئے، کپڑے بالکل پھٹے ہوئے تھے، لیکن سارا دن ہنستے کھیلتے رہے، بات بات پر ان کی باچھیں کھلی جاتی تھیں اور ٹھٹھے لگاتے تھے، کام میں جتے رہے، جب کھانے کا وقت آیا تو بھاجی اور سوکھی روٹی نکال کر کھانے بیٹھ گئے، ایسے مست اور مگن تھے جیسے بڑی نعمت کھا رہے ہوں، یہ اسباب سے بالکل خالی تھے، لیکن خوش تھے، ان کو یہ فکر نہیں تھیں کہ امریکا میں فلاں فلاں سامان ہیں، ولایت میں فلاں فلاں سامان، اسی کو کہا گیا ہے: ”خیر الغنی غنی النفس“ (سب سے اچھی تونگری نفس کی تونگری ہے)۔

اہل دنیا کا خوف وہراس:

میں کلکتہ میں ایک ڈاکٹر کے بنگلے میں بیٹھا ہوا تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا، جب جاپان کے کلکتہ پر حملہ کا خطرہ تھا۔ ٹیلیفون آیا، اس کو سن کر سب ہنسنے لگے، میں نے پوچھا کہ کیا بات تھی؟ کہنے لگے: شہر کے بہت بڑے سیٹھ کا ٹیلیفون تھا کہ جب سے انہوں نے سنا ہے کہ جاپان کا ایک گولہ فلاں مقام پر گرا ہے ان کو دست لگ گئے ہیں، لوگ سر پر پاؤں رکھ کر بھاگ رہے تھے، ان

لڑکوں کو کیوں اتنی ہنسی آتی تھی؟ اور وہ اتنے مست کیوں تھے؟ جوانی کا گرم خون، صحت اور بے فکری اور حقیقت میں جان جتنی بڑی دولت ہے، اتنی بڑی دولت کوئی نہیں ہے۔ قرآن مجید حیات ابدی کا ضامن ہے:

”نہیں چھوئے گی جنت میں ان کو
تھکن اور نہ وہ اس سے نکالے جائیں گے۔“

بنی نوع میں کون ہے جو اس دولت کو نہ لے؟

اگر اب دنیا کی دولت اس کے مقابلے میں چھوڑ دی تو کیا کمال کیا؟ اس حقیقی دولت کے مقابلہ میں دنیا کی وہ دولت کنڈے اور اپلوں کی طرح ہے، جب وہ حقیقی دولت چلی گئی تو سب کے سامنے جھکنے اور سجدہ کرنے لگے۔

☆☆..........☆☆

تحصیل سطح پر ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد

ملتان (محمد اسماعیل) پنجاب اور سرحد میں ضلعی ختم نبوت کانفرنسوں کے انعقاد کے بعد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ نے فیصلہ کیا ہے کہ پورے ملک میں گستاخ رسولؐ ایکٹ کے طریقہ کار میں کی گئی ترمیم کی واپسی اور پاسپورٹ میں مذہب کے خانہ کی بحالی کے فیصلہ پر عملدرآمد کو یقینی بنانے کی کوششوں کے سلسلے میں تحصیل سطح پر ختم نبوت کانفرنسوں کا انعقاد کیا جائے۔ چنانچہ مجلس شوریٰ کے فیصلہ کے مطابق ماہ ربیع الاوّل میں درج ذیل پروگرام کے مطابق ختم نبوت کانفرنسیں منعقد ہوں گی:

یکم ربیع الاوّل مطابق ۱۱/اپریل دنیاپور، ۲/ربیع الاوّل مطابق ۱۲/اپریل منڈی یزمان، ۳/ربیع الاوّل مطابق ۱۳/اپریل حاصل پور، ۴/ربیع الاوّل مطابق ۱۴/اپریل خیر پور ٹامیوالی، ۵/ربیع الاوّل مطابق ۱۵/اپریل احمد پور شرقیہ، ۸/ربیع الاوّل مطابق ۱۸/اپریل جلال پور پیروالا، ۹/ربیع الاوّل مطابق ۱۹/اپریل شجاع آباد، ۱۰/ربیع الاوّل مطابق ۲۰/اپریل لیہ، ۱۱/ربیع الاوّل مطابق ۲۱/اپریل بھکر، ۱۲/ربیع الاوّل مطابق ۲۲/اپریل میانوالی، ۱۳/ربیع الاوّل مطابق ۲۳/اپریل کندیاں شریف، ۱۴/ربیع الاوّل مطابق ۲۴/اپریل پپلاں (حافظ والا)، ۱۵/ربیع الاوّل مطابق ۲۵/اپریل خوشاب، ۱۶/ربیع الاوّل مطابق ۲۶/اپریل کبیروالا، ۱۷/ربیع الاوّل مطابق ۲۷/اپریل میاں چنوں، ۱۸/ربیع الاوّل مطابق ۲۸/اپریل چیچہ وطنی/شورکوٹ کینٹ، ۱۹/ربیع الاوّل مطابق ۲۹/اپریل بورے والا، ۲۰/ربیع الاوّل مطابق ۳۰/اپریل عارف والا، ۲۱/ربیع الاوّل مطابق یکم مئی میلسی، ۲۲/ربیع الاوّل مطابق ۲/مئی جہانیاں منڈی، ۲۴/ربیع الاوّل مطابق ۳/مئی لیاقت پور، ۲۵/ربیع الاوّل مطابق ۴/مئی خان پور، ۲۶/ربیع الاوّل مطابق ۵/مئی رحیم یار خان، ۲۷/ربیع الاوّل مطابق ۶/مئی صادق آباد۔

ان ختم نبوت کانفرنسوں سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے علاوہ مختلف دینی وسیاسی جماعتوں کے رہنما خطاب فرمائیں گے۔

سلف صالحین کے اتباع کی اہمیت

مولانا منظور نعمانی رحمۃ اللہ علیہ

دراصل بعد والوں کے لئے خیریت اسی میں ہے کہ وہ اپنے سلف صالحین کا اتباع کریں' جب آدمی اس سے آزاد ہوجاتا ہے تو شیطان اس کو آسانی سے کسی گمراہی اور فتنہ میں مبتلا کرسکتا ہے' جن لوگوں نے سلف صالحین کا دامن مضبوطی سے تھام لیا' وہ ہرقسم کے فتنوں سے محفوظ رہے اور جنہوں نے اپنی عقل اور اپنے فہم وعلم پر بھروسہ کیا اور سلف کے اجماعی فیصلوں کی بھی پابندی ضروری نہ سمجھی' وہ شیطان کا شکار ہوگئے۔ جتنے گمراہانہ خیالات اور گمراہ فرقے پہلے پیدا ہوئے یا اب ہمارے زمانے میں پیدا ہورہے ہیں' وہ سب سلف صالحین کے مقابلہ میں اپنے علم وفہم پر زیادہ اعتماد کرنے اور ان اتباع سے اپنے کو آزاد سمجھنے ہی کا نتیجہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمارے بزرگان اہل سنت کو جزائے خیر دے' انہوں نے اس راز کو خوب سمجھا اور صحابہ کرامؓ اور ان کے طریقے پر چلنے والے سلفِ صالحین کے اتباع کو اتنی اہمیت دے کر جمہور امت کو شیطان کے جال میں پھنسنے سے بچالیا۔

اس زمانہ میں سلفِ صالحین کا اتباع پہلے سے زیادہ ضروری ہے:

خاص کر ہمارے اس زمانہ میں جب کہ آزاد خیالی کی وبا عام ہے اور بہت سے لوگ صرف اردو کے رسالے پڑھ پڑھ کر دین کے بارے میں بالکل مجتہدانہ بلکہ آزادانہ طور پر غور کرنے کا اپنے کو حق دار سمجھنے لگے ہیں' تو اس وقت تو ہمیشہ سے زیادہ اتباع سلف کے اس اصول پر مضبوطی سے جمنے کی اور دوسروں کو جمانے کی ضرورت ہے' ہرفتنہ اور ہر گمراہی سے اس میں حفاظت ہے اور اسی میں سلامتی ہے۔

ایک گمراہ کن مغالطہ:

اس جگہ ایک مغالطہ کا ذکر کرنا بھی ضروری ہے:

بعض لوگ جن کی نظر میں سلف کے اتباع کی اتنی اہمیت نہیں ہے' وہ کہا کرتے ہیں کہ اصل چیز بس قرآن وحدیث ہے اور دین میں ہم قرآن وحدیث کے سوا کسی چیز کو سند نہیں مانتے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ فقرہ بہت چست اور بہت چلتا ہوا ہے اور فی نفسہ صحیح بھی ہے' لیکن یہ لوگ اس کو بہت غلط معنی میں استعمال کرتے ہیں' گویا اب یہ "کلمۃ حق ارید بہ الباطل" کے قبیل سے ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ سب ایمان والوں کے نزدیک دین کا اصل ماخذ کتاب وسنت ہی ہیں' لیکن کتاب وسنت کوئی بولتے ہوئے انسان تو ہیں نہیں کہ ہم جاکے ان سے کوئی سوال کریں اور وہ ہم کو ہماری زبان میں فوراً جواب دے دیں' بلکہ کتاب وسنت سے کسی چیز کو معلوم کرنے کی صورت یہی ہوسکتی ہے کہ کوئی شخص جو کتاب وسنت کی زبان اور ان کے اسلوب بیان سے پوری واقفیت رکھتا ہو' دین کے مقصد ومزاج اور تشریع کے اصول کا بھی پورا واقف اور ماہر ہو' وہ غور کرے اور کتاب وسنت کے مقاصد ومنشاء کو سمجھے' اب ہم لوگ جو دین کے فہم میں بھی سلف صالحین کی برتری کے قائل ہیں اور اسی لئے ان کے اتباع میں سلامتی سمجھتے ہیں' ہمارا اصول اور طریقہ کار تو یہ ہے کہ جب ہمیں یہ معلوم ہوجائے کہ سلف صالحین نے اس بارے میں کتاب وسنت کا مقصد ومنشاء یہ سمجھا ہے اور ان سب کا یا جمہور سلف کا متفقہ مسلک ہے' تو ہم صرف اسی کو صحیح سمجھتے ہیں اور اسی کا اتباع ضروری جانتے ہیں اور اس کے خلاف ہرنئی رائے کو تسویل شیطانی سمجھتے ہیں' اور جو لوگ سلف صالحین کا اتباع نہیں چاہتے ہیں اور جن کو ان کے علم وفہم سے زیادہ اپنے علم وفہم پر اعتماد ہے' وہ اپنی رائے اور اپنی سمجھ کا اتباع کرتے ہیں اور کتاب وسنت کا نام لے کر دوسروں کو بھی اسی (یعنی اپنی رائے وسمجھ) کے اتباع کو دعوت دیتے ہیں۔ پس ہمارے اور ان کے طرز فکر اور طرز عمل میں فرق یہ نہیں ہے کہ وہ دین میں اصل سند کتاب وسنت کو قرار دیتے ہیں اور ہم سلف صالحین کو' بلکہ یہ ہے کہ ہم کتاب وسنت کا منشاء متعین کرنے کے بارے میں سلف صالحین کے فہم و

فکر کو زیادہ قابل اعتماد سمجھتے ہیں' اور وہ اپنے خیالات اور اپنے فہم پر زیادہ بھروسہ کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ دوسرے لوگ بھی بجائے سلف کے ان کی تقلید کریں۔

خوارج کا قرآنی نعرہ اور حضرت علیؓ کا جواب:

گویا بالکل وہی معاملہ ہے جو خوارج اور سیدنا حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے درمیان پیش آیا تھا' حضرت علی رضی اللہ عنہ کے دور خلافت کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک جگہ خوارج کا مجمع تھا' امیر المومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ ان کو سمجھانے کے لئے تشریف لے گئے' خوارج نے شور مچایا کہ ہم بس کتاب اللہ کی مانیں گے' ہم سے جو کچھ منوانا ہو قرآن سے منواؤ' ہم قرآن کے سوا کچھ نہیں سننا چاہتے (جیسا کہ آج کل کے بھی بہت سے گمراہ فرقے ایسے ہی نعرے لگایا کرتے ہیں) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے قرآن مجید کا طویل وعریض ضخیم نسخہ لیا اور ان لوگوں کے سامنے اس پر ہاتھ مار کر (یعنی اسے چھوکر) فرمایا:

''اے قرآن بول! یہ لوگ جس معاملہ میں جھگڑ رہے ہیں' ان کو اس کی حقیقت بتلا!''

حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ نے اس مصحف پر ہاتھ مار کر (یعنی چھوکر) بار بار یہی فرمایا۔ اس پر خوارج ہی میں سے بعض لوگوں نے کہا کہ اے امیر المومنین! یہ مصحف تو کاغذ ہے اور روشنائی سے لکھے ہوئے حروف ہیں' یہ تو کوئی بولنے والی چیز نہیں ہے جو بولے اور جواب دے' اس کے بعد حضرت علی مرتضیٰؓ نے ان لوگوں کو قرآن مجید کی آیات ہی سے مسئلہ کی حقیقت سمجھائی' ان کے اشکالات کا جواب دیا اور ان کے باطل خیالات کا تفصیلی رد کیا' گویا اس طرح انہیں بتلایا کہ قرآن کی پیروی کی صورت یہی ہے کہ جو قرآن کے جاننے والے اور سمجھنے والے ہیں وہ جو کچھ قرآن سے سمجھ کر بتلائیں اس کی پیروی کی جائے۔

اس واقعہ سے مجھے صرف یہ بتلانا تھا کہ ہمارے اس زمانے کے جو لوگ اور جو نئے فرقے اتباع سلف کے اصول کے قائل نہیں اور کہتے ہیں کہ ہم صرف کتاب وسنت کو مانتے ہیں' دراصل ان کی ذہنیت بالکل وہی ہے جو ان خوارج کی تھی اور وہ لوگوں کو سلف کے اتباع سے توڑ کر اپنے متبعین میں داخل کرنا چاہتے ہیں اور جو سادہ لوح ان کی بات مانتے ہیں وہ درحقیقت سلف صالحین کے اتباع سے آزاد ہوکر خود ان کے متبع اور مقتدی بن جاتے ہیں اور اسی سے امت میں نئے نئے فرقے اور نئے نئے گروہ پیدا ہوتے ہیں۔

بہرحال دین کے بارے میں سلف صالحین پر اعتماد اور ان کا اتباع ہمارے نزدیک نہایت ضروری ہے اور اسی میں عام مسلمانوں کے دین وایمان کی حفاظت ہے۔

فقہی مسئلہ میں تقلید:

یہ ساری گفتگو تو ایمانیات اور عقائد میں تھی' فروع اور فقہی مسائل میں بھی ہمارے نزدیک ائمہ حق کی تقلید اور سلف کے اتباع ہی میں سلامتی ہے۔ خصوصاً ہمارے اس زمانے میں جبکہ اجتہاد اتنا آسان اور اتنا ارزاں ہوگیا ہے کہ جو لوگ قرآن و حدیث کے اردو ترجمے بھی اچھی طرح نہیں سمجھ سکتے' وہ بھی اپنے کو اجتہاد کا حق دار سمجھتے ہیں۔ جو حضرات اہل علم کسی خاص فقہی مسلک کی تقلید پر مطمئن نہیں ہیں' ان کے لئے بھی اتنا تو نہایت ہی ضروری ہے کہ جن مسائل پر ائمہ مجتہدین خصوصاً ائمہ اربعہ غور کرکے متفق ہو چکے ہیں' ان مسائل میں کوئی نئی راہ اختیار نہ کریں اور جن مسائل میں ان حضرات کے درمیان اختلاف ہے' ان میں بھی ان سب سے الگ کوئی نئی رائے قائم نہ کی جائے۔ اس اصول کی پابندی نہ کرنے میں سخت بے احتیاطی اور خودرائی بھی ہے اور امت میں اس سے انتشار بھی پیدا ہوتا ہے۔ خصوصاً اللہ کے وہ بندے جو اس امت کی کچھ دینی خدمت بھی کرنا چاہتے ہیں' ان کے لئے تو بالخصوص ضروری ہے کہ وہ اپنے خیالات اور اپنے طرز عمل سے امت میں انتشار نہ پیدا کریں اور لوگوں کو اپنے سے بدگمان اور دور کرنے والی باتوں سے بچیں۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے ''فیوض الحرمین'' میں ذکر کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (مدینہ طیبہ کے زمانہ قیام میں) مجھے تین ایسی باتوں کی تاکید اور وصیت فرمائی جو میرے ذاتی رجحان اور طبعی میلان کے خلاف تھیں' ان میں سے ایک فقہی مسائل میں ان مذاہب اربعہ کی تقلید کا مسئلہ بھی تھا۔ اس کی خاص حکمت یہی تھی کہ ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ کو دینی اصلاح کا جو کام کرنا تھا' اس کے لئے یہ ضروری تھا کہ عوام دین و مذہب کے بارے میں ان سے برگشتہ اور بدگمان نہ ہوں اور ان پر اعتماد کریں۔ بہرحال ہم جیسوں کے لئے تو یہ نہایت ہی ضروری ہے۔

اس وقت امت جس حال میں ہے' اس کو ہمارے نئے نئے اجتہادات کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس میں ایمان اور ایمان والی زندگی پیدا کرنے کے لئے عملی جدوجہد کی اور اس راستے میں اپنی جانوں کے بے قیمت کرنے کی ضرورت ہے۔

☆☆............☆☆

اخلاص

فقیہ ابواللیث سمرقندیؒ

لوگوں سے شرمانے اور اللہ سے حیا نہ کرنے کا انجام:

عدی بن حاتم طائی سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو جنت کی طرف لے جانے کا حکم ہوگا جب وہ اس کے پاس پہنچیں گے اور اس کی خوشبو محسوس کرنے لگیں گے اور وہاں کے عالیشان محل اور دیگر نعمتیں جو اہل جنت کے لئے ہوں گی، دیکھنے لگیں گے تو ندا آئے گی کہ ان کو واپس لے آؤ ان کا جنت میں کوئی حصہ نہیں، وہ ایسی حسرت اور ندامت کے ساتھ واپس ہوں گے اور عرض کریں گے: یا اللہ! اچھا ہوتا کہ آپ ہمیں پہلے ہی جہنم میں بھیج دیتے اور جنت کے یہ انعامات ہمیں نہ دکھاتے جو آپ نے اپنے اولیاء کے لئے تیار کرائے ہیں۔ ارشاد ہوگا کہ ایسا کرنا ہی مقصود تھا، تم اپنی تنہائیوں میں بڑے بڑے گناہوں سے میرے سامنے آتے تھے اور لوگوں سے ملتے تو مسکین عاجز بن جاتے تھے، تم لوگوں کو ایسے اعمال دکھاتے تھے جو تمہارے دلی عزائم کے خلاف ہوتے تھے، تمہیں لوگوں کا ڈر ہوتا تھا مگر میرا ڈر نہ تھا، تم نے لوگوں کا جلال محسوس کیا مگر میرا جلال نہ مانا، لوگوں سے شرما کر تو کوئی کام چھوڑا مگر مجھ سے حیا کر کے نہیں چھوڑا، سو آج میں تجھے اپنا دردناک عذاب چکھاؤں گا اور میرے عظیم ثواب سے محرومی جو تمہارے مقدر میں ہوئی وہ اس کے علاوہ ہے۔

ریاکار کی علامات اور اس کا انجام:

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ریاکار کی چار علامات ہیں: (۱) تنہائی میں سست رہتا ہے، (۲) لوگوں کے مجمع میں بہت ہوشیار اور چست ہوتا ہے، (۳) تعریف کی جائے تو خوب محنت سے کام کرتا ہے، (۴) اگر اس کی مذمت ہو جائے تو کام برباد کر دیتا ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے جنت عدن کو پیدا فرمایا اور اس میں وہ سامان پیدا فرمائے جو نہ کسی آنکھ نے دیکھے اور نہ کسی کان نے سنے اور نہ ہی کسی انسان کے دل پر ان کا خیال تک گزرا تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا کہ کوئی بات کر، اس پر اس نے تین بار کہا کہ بالتحقیق مومنوں نے فلاح پائی اور پھر کہنے لگی کہ میں ہر بخیل، منافق اور ریاکار پر حرام ہوں۔

اعمال کی حفاظت تین چیزوں سے ہوتی ہے:

شقیق بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ تین چیزیں اعمال کا قلعہ ہیں: ایک یہ کہ اعتقاد رکھنا کہ جو عمل بھی ہوا اللہ تعالیٰ کی جانب سے ہوا، تاکہ عجب پیدا نہ ہو، دوسرے یہ کہ عمل سے مقصود اللہ تعالیٰ کی رضا کو بنائے تاکہ اپنی خواہش مغلوب ہو، تیسرے یہ کہ عمل کے ثواب کی صرف اللہ تعالیٰ سے تمنا رکھے، کوئی اور طمع یا ریا مقصود نہ ہو، ان باتوں سے اعمال میں اخلاص آئے گا۔ کسی عمل کے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہونے کا یہ مطلب ہے کہ یہ یقین پیدا کرے کہ اللہ تعالیٰ نے ہی اس عمل کی توفیق بخشی ہے، کیونکہ اس یقین کے بعد اللہ تعالیٰ کے شکر میں مشغول ہوگا، اپنے عمل پر عجب میں مبتلا نہیں ہوگا، اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو مقصود بنانے کی غرض یہ ہے کہ اس عمل میں غور کرے کہ اگر واقعی اس عمل سے اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل ہو سکتی ہے تو اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لئے اسے کرے، اگر اس میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا کوئی پہلو نہیں تو اسے نہ کرے تاکہ خواہش نفسانی پر عمل نہ ہو، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "ان النفس لامارۃ بالسوء" (بے شک نفس تو بری بات ہی بتلاتا ہے)۔

اور ثواب کی تمنا اللہ تعالیٰ سے رکھنے کا حاصل یہ ہے کہ اپنا عمل صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے کرے، لوگوں کی باتوں کی پرواہ نہ کرے، جیسا کہ کسی دانا کا قول ہے کہ عامل کو اپنے عمل کا ادب بکریوں کے چرواہے سے سیکھنا چاہئے، پوچھا گیا: وہ کیسے؟ فرمایا: جس طرح چرواہا اپنی بکریوں کے پاس نماز پڑھے تو اسے یہ انتظار نہیں ہوتا کہ بکریاں میری تعریف کریں گی، ایسے ہی عامل کو یہ دھیان بھی نہ ہونا چاہئے کہ کوئی انسان اسے دیکھ رہا ہے، تو پھر وہ لوگوں میں ہو یا تنہائی میں یکساں عمل کرے گا اور اللہ تعالیٰ کے

باقی صفحہ 21 پر

کبھی خالی نہیں اب دعا کی فضیلت وآداب کے متعلق سات احادیث مبارکہ تحریر کی جاتی ہیں۔

ا:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ کی دعا اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک کسی گناہ یا رشتہ داروں سے بدسلوکی کی دعا نہ کرے، جب تک جلدی نہ مچائے، عرض کیا گیا: یا رسول اللہ! جلدی مچانے کا کیا مطلب ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جلدی مچانا یہ ہے کہ یوں کہنے لگے کہ میں نے بار بار دعا کی مگر قبول ہوتی ہوئی نہیں دیکھا، اور دعا کرنا چھوڑ دے۔ (مسلم)

فائدہ:...... اس میں اس بات کی تاکید ہے کہ دعا قبول ہو یا نہ ہو، برابر دعا کئے جائیں۔

۲:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک دعا سے بڑھ کر کوئی چیز قدر کی نہیں۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

۳:...... حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دعا (ہر چیز سے) کام دیتی ہے، ایسی (بلا) سے بھی جو کہ نازل ہو چکی ہو اور ایسی (بلا) سے بھی جو کہ ابھی نازل نہیں ہوئی سو اے بندو! دعا کو لازم پکڑو۔ (ترمذی، احمد، نسائی)

۴:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص اللہ تعالیٰ سے دعا نہیں کرتا، اللہ تعالیٰ اس پر ناراض ہوتا ہے۔ (ترمذی)

۵:...... حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں دعا کیا کرو کہ تم قبولیت کا یقین رکھا کرو اور یہ جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ غفلت سے بھرے دل سے دعا قبول نہیں کرتا۔ (ترمذی)

فائدہ:...... لہٰذا دعا خوب توجہ وشوق سے کرنی چاہئے۔

۶:...... حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کوئی ایسا مسلمان نہیں جو کوئی دعا کرے، جس میں گناہ اور قطع رحم نہ ہو مگر اللہ تعالیٰ اس دعا کے سبب اس کو تین چیزوں میں سے ایک ضرور دیتا ہے: (۱) یا تو فی الحال وہی مانگی ہوئی چیز دے دیتا ہے، (۲) اور یا اس کو آخرت کے لئے ذخیرہ کر دیتا ہے، (۳) اور یا کوئی ایسی ہی برائی اس سے ہٹا دیتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اس حالت میں تو ہم خوب کثرت سے دعا کیا کریں گے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ کے یہاں اس سے بھی زیادہ (عطا کی کثرت) ہے۔ (احمد)

۷:...... حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے ہر شخص کو اپنے رب سے سب حاجتیں مانگنی چاہئیں یہاں تک کہ اس سے نمک بھی مانگے اور جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی اسی سے مانگے۔ (ترمذی)

فائدہ:...... یعنی یہ خیال نہ کرے کہ ایسی حقیر چیز اتنے بڑے سے کیا مانگے، ان کے نزدیک تو بڑی چیز بھی چھوٹی ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سچا بندہ بنائے اور اپنے ہی در کا پکا سچا بھکاری بنائے، اپنے غیر کے در پر جبین جھکانے سے ہماری حفاظت فرمائے، وصلی اللہ وسلم علی سیدنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔

☆☆......☆☆

حکومت اپنی ناپاک پالیسی پر نظرثانی کرے اور قانون ناموس رسالتؐ میں تبدیلی کو فوراً واپس لے، سرگودھا میں احتجاجی مظاہرے میں مظاہرین کا حکومت سے مطالبہ

سرگودھا (پ ر) ۱۳/ مارچ بعد نماز عصر جامع مسجد کے سامنے آل پارٹیز مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ایک زبردست احتجاجی مظاہرہ ہوا، جس میں کثیر تعداد میں شمع رسالتؐ کے پروانوں نے شرکت کی۔ مظاہرین ہاتھوں میں کتبے اٹھائے ہوئے تھے اور حکومت سے مطالبہ کر رہے تھے کہ حکمران شرم کریں اور حیا کریں، اور مذہب کا خانہ بحال کریں۔ امریکا کی خوشنودی اور اللہ اور اس کے رسول کی ناراضگی حکمرانوں کو لے ڈوبے گی۔ مظاہرین سے خطاب کرتے ہوئے مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا ضیاء الحق، مولانا مفتی شاہد مسعود، مفتی عبدالمعید، مولانا نور محمد اور جمال الدین فانی اور دیگر علماء نے حکومت کو متنبہ کیا کہ وہ اپنی ناپاک پالیسی پر نظرثانی کرے اور قانون ناموس رسالتؐ میں تبدیلی کو فوراً واپس لے اور مذہبی خانہ فوراً بحال کرے۔ حکمرانوں نے قانون ناموس رسالت میں تبدیلی کر کے اور خانہ ختم کر کے قادیانیوں، یہودیوں اور امریکیوں کو خوش کرنے کی ناپاک جسارت کی ہے جو اللہ کے غیض و غضب کو دعوت دینے کے مترادف ہے۔ تحریک اس وقت جاری رہے گی جب تک مطالبات پورے نہیں ہوتے۔

ترجمۂ قرآن کریم

مولانا سید سلمان الحسینی

ہم سب کا عقیدہ و ایقان ہے کہ قرآن پاک معجزات الٰہی کا ایک شاہکار ہے اور اس کا سب سے نمایاں اور عربوں کو ششدر و مسحور کر دینے والا اعجاز اس کی زبان و ادب کا اعجاز ہے۔ عربی زبان ام اللغات ہے یا نہیں؟ سیدۃ اللغات ''زبانوں کی رانی'' تو ہے ہی۔

قرآن کریم کی آیات کے لفظ و آہنگ' جملوں اور ترکیبوں' نئے طرز کے قافیوں یا اختتامیوں اور اس کی ترتیل و تجوید کے لحن اور لہجوں نے عربوں کو دیوانہ کر دیا تھا' دوسری طرف ضد' ہٹ اور عناد کی دیوانگی نے انہیں صاحب قرآن کو اپنے ضمیر کے خلاف دیوانہ کہنے پر مجبور کر دیا تھا۔

حقائق کو تسلیم کرنے والے' احساسات کی بے ساختگی کا اظہار کرنے والے اور تاثر انفعال کی زبردست کی زبردست کیفیت کو کسی خارجی مصنوعی عمل سے ند دبانے والے' اس دلکش و حیرت انگیز کلام سے کیا اثر لیتے تھے ذرا اندازہ کیجئے۔

اللہ تعالیٰ نے بہترین کلام نازل فرمایا' ایک ملتی جلتی اور یکساں تحریر جو بار بار پڑھی جاتی ہے (اور سیری نہیں ہوتی) جس سے ان لوگوں کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں جو اپنے رب سے ڈرتے ہیں' پھر اللہ کے ذکر سے ان کے دلوں میں رقت پیدا ہوتی ہے اور جسم سکون پاتے ہیں' وہ روتے ہیں اور ان کی رقت میں اضافہ ہوتا ہے جب اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے رب کے خوف سے کانپ جاتے ہیں اور جب ان کے سامنے اس کی آیت پڑھی جاتی ہیں تو ان کے ایمان میں اضافہ کرتی ہیں۔

اس اثر انگیز' دلربا' سازِ دل کو چھیڑنے اور دکھتی رگ پر انگلی رکھنے کی معجزانہ قدرت رکھنے والے کلام پر منفی تبصرہ ولید بن مغیرہ کے لئے کتنا مشکل تھا!

خدا کی اس پر مار پڑے' کیسے اس نے اندازے لگائے پھر اس کا ناس ہو کیسے منصوبے بنائے' پھر سوچ بچار کیا' پھر منہ بسورا اور مکدر ہوا' پھر پیچھے ہٹا اور تکبر کا شکار ہوا اور کہا: یہ تو بس ایک جادو ہے جو کہیں سے لیا جا رہا ہے' یہ تو صرف انسانوں کی بات ہے اور سوائے ''جادو'' ایک پُراسرار' پر ہیبت' نفسیاتی شکست کا غماز' لاعلاج' بے مقابلہ اور عجز و درماندگی کی علامت کے علاوہ کوئی سہارا اور پناہ الفاظ لغت' اور زبان و ادب کے ماہر' عربوں کے پختہ کار شاعر' نکتہ سنج' ولید بن مغیرہ جیسے ادیب و نقاد کو نہ ملی۔

مفردات کا انتخاب' جملوں کی ساخت اور صوت و آہنگ' ان سب نے شعراء اور خطباء کو ورطہ حیرت میں ڈال رکھا تھا۔

اس میں ایک تازگی اور تراوٹ ہے' اس میں شیرینی و حلاوت ہے' اس کی شاخیں ثمر بار ہیں' اس کی جڑیں سیراب ہیں' وہ سربلند ہوگا' اس پر کوئی غالب نہیں آئے گا۔

اعجاز قرآن کے موضوع پر لکھنے والوں نے ادب و بلاغت کے ستاروں پر کمندیں ڈالیں کہکشاؤں کا شکار کیا' پھر بھی اعجاز قرآن کا حق ادا نہ کر سکے۔

ایسے کلام کا ترجمہ کیا انسانی صلاحیتوں سے ہو سکتا ہے؟ ایک زمانہ تک یہ بحث چھڑی رہی کہ قرآن کا ترجمہ جائز بھی ہے یا نہیں؟ حالانکہ اصل تو یہ ہے کہ یہ ممکن ہے بھی یا نہیں' جس قرآن کو پڑھنے والا اور سننے والا بے ساختہ جھومنے لگتا تھا اور صاحب ذوق کا حال اب بھی یہی ہے' اس کی روح وجد کرتی اور مست و بے خود ہو جاتی تھی' تاثر کیف و انبساط بھی ہوتا تھا اور ذوالجلال والاکرام کے تصور جلال سے آنکھیں نم بھی ہو جاتی تھیں' اس کے رعب و ہیبت سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے تھے' پھر اس کے جمال' محبت اور رافت و رحمت سے دل اس کی طرف کھینچے جاتے اور ایک سکون و تسلی کی کیفیت وجود پر چھا جاتی تھی۔

اس کے ترجمہ میں جب تک اس کی کیف و سرور' نشہ و مستی' جذب و شوق' دل پذیری اور اثر انگیزی کی کوئی جھلک نہ ہو' اس کو سن کر جب تک طبیعت جھوم نہ جائے' اس کے الفاظ' ان کی ترکیب' ان کی نغمگی اور صوت و آہنگ جب تک سازِ دل کو نہ چھیڑے اس وقت تک قرآن کے اولین اعجاز کی کیسے ترجمانی ہو؟

قرآن پاک کے مضامین' احکام و قوانین'

قصص و مواعظ کی اردو زبان میں ترجمانی کی گئی ہے' تحت اللفظ ترجمہ کا کمال بھی دکھایا گیا ہے' الفاظ کی مکمل رعایت کے ساتھ سلیس ترجمے بھی کیے گئے ہیں اور مضمون و مفہوم کو ادا کرنے کے لئے بامحاورہ ترجمہ یا ترجمانی کی کوششیں بھی ہوتی ہیں' ترجمے ادیبوں' ناقدوں اور قلم کے بادشاہوں کے بھی ہیں اور باوقار علماء مصلحین امت اور داعیان دین کے بھی!

مجھ کم سواد کو ابھی تک کوئی ترجمہ ایسا نہ ملا' جس میں ادب و زبان کا وہ جوش و خروش' وہ رنگ و رغن' وہ تاثیر و جادوگری' وہ دلکشی و رعنائی ہو کہ قاری اس کو پڑھے اور جھومے' اسے شعر کی لذت بھی حاصل ہو اور نثر کی تاثیر بھی۔

ابوالکلام اور عبدالماجد دریابادی جیسے ادیب و بلیغ بظاہر اس کی قدرت رکھتے تھے لیکن جلیل القدر علماء کرام کے ماضی کے ترجموں کے پس منظر اور کام کی نزاکت' وقت اور پابندیوں نے ان کے قلم پر بھی لگام لگادی اور سنبھل سنبھل کر وہ اس وادی سے گزرے۔ قرآن کے منظور ترجموں کی بھی کوشش کی گئی لیکن وہ عام تراجم کو منظوم کرنے سے آگے نہ بڑھ سکیں۔

قرآن پاک کی بعض آیات کی تفسیر و تشریح میں مفسرین کو دقتیں پیش آئی ہیں' مترجمین کو بھی لامحالہ ان دشواریوں کا سامنا ہوا ہے' ذیل میں بعض آیات کریمہ اور ان کے تراجم کے نمونے ملاحظہ فرمائیں اور محسوس کریں کہ کس کا ترجمہ دل و دماغ کو زیادہ اپیل کرتا ہے اور امت کے اکثر افراد کو (ظاہر ہے کہ بات اردو دانوں کی ہو رہی ہے) مطمئن کرتا ہے۔

مثلاً سورۂ آل عمران کی مندرجہ ذیل آیت کریمہ کے تراجم پر نظر ڈالیں:

''اور کہا ایک قوم نے یہودیوں سے مصلحت کر کے اپنے لوگوں کو کہ ایمان لاؤ اور اس چیز پر جو اترا ہے مسلمانوں پر یعنی قرآن شریف پر ایمان لاؤ چڑھتے دن' اور منکر ہو جاؤ اترتے دن' شاید کہ مسلمان اس تدبیر سے پھر جاویں اپنے دین اسلام سے (۷۲) اور نہ مانیو اور سچ نہ جانیو مگر اسی کو جو چلے تمہارے دین پر یعنی سوائے دین یہود کے اور کسی دین کو نہ مانیو' اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے اپنے حبیب کو کہ تو کہہ اے محمدؐ یہودیوں کو کہ مقرر ہدایت اور دین اچھا وہی جو ہے دین خدائے تعالیٰ کا اور ہدایت ہے اس کی طرف سے پھر یہ بات یہودی اپنی قوم کو کہتے ہیں کہ سوائے یہودی دین کے کسی دین والے پر یقین نہ لاؤ اور نہ مانو یہ کہہ دیا ہے کہ کسی شخص کو جیسا کچھ تم کو ملا ہے علم اور بزرگی یعنی جیسا تم کو دین اور علم اور بزرگی خدائے تعالیٰ سے ملی ہے ایسی کسی کو نہیں ملی اور یہ بھی نہ مانو کہ مقابلہ کریں اور جھگڑیں تم سے مسلمان تمہارے پروردگار کے آگے' اب خدائے تعالیٰ فرماتا ہے کہ تو کہہ اے محمدؐ ان کو کہ بیشک بزرگی اور سرداری خدائے تعالیٰ کے ہاتھ ہے' دیتا ہے جسے چاہتا ہے اور خدائے تعالیٰ بے نہایت بخشش کرنے والا ہے۔''

(بحوالہ تفسیر موضح القرآن مولانا شاہ عبدالقادر دہلوی در طبع رزاقی واقع کانپور طبع شد)

اور کہا ایک جماعت نے اہل کتاب سے ایمان لاؤ ساتھ اس چیز کے کہ اتاری گئی ہے اوپر ان لوگوں کے کہ ایمان والے ہیں اول دن کے اور کافر ہو جاؤ آخر دن کے شاید کہ وہ بھی پھر جاویں اور مت مانو مگر واسطے اس شخص کے کہ پیروی کرے دین تمہارے کی کہہ تحقیق ہدایت اللہ تعالیٰ کی ہے یہ کہ دیا جاوے کوئی شخص جیسا دیے گئے ہو تم یا یہ کہ جھگڑا کریں کہ تم سے نزدیک رب تمہارے کے کہہ تحقیق فضل بیچ ہاتھ اللہ کے ہے دیتا ہے جس کو چاہے اور اللہ تعالیٰ کشائش والا جاننے والا ہے۔ (ترجمہ شاہ رفیع الدین بن شاہ ولی اللہ الدہلوی صفحہ:۷۱)

(مجمع البحوث العلمیۃ الاسلامیہ ابوالکلام آزاد اسلامک اویکننگ سینٹر نئی دہلی ۱۱۰۰۲۵)

اور کہا بعض اہل کتاب نے مان لو جو کچھ اترا مسلمانوں پر دن چڑھے اور منکر ہو جاؤ آخر دن میں شاید وہ پھر جاویں اور مانیو مگر اسی کی جو چلے تمہارے دین پر کہہ دے کہ بے شک ہدایت وہی ہے جو اللہ ہدایت کرے اور سب کچھ اس لئے ہے کہ اور کسی کو کیوں مل گیا جیسا تم کو ملا تھا یا وہ غالب کیوں آ گئے تم پر تمہارے رب کے آگے تو کہہ بڑائی اللہ کے ہاتھ میں ہے دیتا ہے جو کچھ چاہے اور اللہ بہت گنجائش والا ہے خبردار۔ (ترجمہ تفسیر عثمانی ص ۷۵)

اور بعضے لوگوں نے اہل کتاب میں سے کہا کہ ایمان لے آؤ اس پر جو نازل کیا گیا ہے مسلمان پر (یعنی قرآن پر) شروع دن میں اور (پھر) انکار کو بیٹھو آخر دن میں (یعنی شام کو) عجب کیا وہ پھر جاویں اور (صدق دل سے) کسی کے روبرو اقرار مت کرنا مگر ایسے شخص کے روبرو جو تمہارے دین کا پیرو ہو (اے محمد) آپ کہہ دیجئے کہ یقیناً ہدایت اللہ کی ہے' ایسی باتیں اس لئے کرتے ہو کہ کسی اور کو بھی ایسی چیز مل رہی ہے جیسے تم کو ملی تھی یا وہ لوگ تم پر غالب آ جاویں گے تمہارے رب کے نزدیک اے محمدؐ آپ کہہ دیجئے کہ بیشک فضل تو خدا کے قبضہ میں ہے وہ اس کو جسے چاہیں عطا فرمادیں اور اللہ تعالیٰ بڑی وسعت والے خواب جاننے والے ہیں۔ (تفسیر بیان القرآن مترجم مولانا اشرف علی تھانویؒ سورۂ آل عمران:۳/۷۲/۷۳)

سورۂ آل عمران آیت:۳/۷۲/۷۳ ترجمان القرآن: ''اور (دیکھو) اہل کتاب میں ایک گروہ ہے

جو کہتا ہے (مسلمانوں کو گمراہ کرنے کے لئے) ایسا کرو کہ صبح ان کی کتاب پر ایمان لے آؤ‘ شام کو انکار کردو‘ اس طرح عجب نہیں وہ (لوگوں کو اسلام سے پھرتے ہوئے دیکھ کر خود بھی) پھر جائیں۔“

اور (وہ آپس میں کہتے ہیں دیکھو!) ان لوگوں کے سوا جو تمہارے دین کی پیروی کرنے والے ہوں اور کسی کی بات نہ مانو (اگرچہ وہ کتنی ہی اچھی بات کیوں نہ کہتا ہو: اے پیغمبر!) تم ان لوگوں سے کہہ دو‘ ہدایت یافتہ ہوگا (اور وہ کہتے ہیں) یہ بات بھی کہ نہ مانو جیسا کچھ دین تمہیں دیا گیا ہے وہ کسی دوسرے انسان کو ملا ہو‘ یا یہ کہ تمہارے پروردگار کے حضور تمہارے خلاف کسی کی حجت چل سکتی ہو (اے پیغمبر) تم ان لوگوں سے کہو‘ فضل و بخشش تو اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہتا ہے اپنے فضل و کرم سے مالا مال کردیتا ہے وہ بڑی ہی وسعت رکھنے والا (اور اہل نا اہل کو) جاننے والا ہے۔ (آیت ۷۳)

سورۂ مائدہ کی مندرجہ ذیل آیت کا ترجمہ بھی دیکھیں: ”اور اہل کتاب کی ایک جماعت نے کہا کہ جو کچھ ایمان والو پر اتارا گیا ہے‘ اس پر دن چڑھے تو ایمان لاؤ اور شام کے وقت کافر بن جاؤ‘ تا کہ یہ لوگ بھی پلٹ جائیں (۷۲) سوائے تمہارے دین پر چلنے والے کے اور کسی کا یقین نہ کرو‘ آپ کہہ دیجئے کہ بے شک ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے (اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس بات کا بھی یقین نہ کرو) کہ کوئی اس جیسا دیا جائے جیسا تم دیئے گئے ہو‘ یا یہ کہ یہ تم سے تمہارے رب کے پاس جھگڑا کریں گے۔ آپ کہہ دیجئے کہ فضل تو اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے‘ وہ جسے چاہے اسے دے تو اللہ تعالیٰ وسعت والا اور جاننے والا ہے۔ (۷۳) (ماخوذ قرآن کریم مع اردو ترجمہ و تفسیر مولانا محمد جوناگڑھی شاہ فہد قرآن کریم پرنٹنگ کمپلکس سعودی عربیہ)

اور اہل کتاب کا ایک گروہ کہتا ہے کہ ایمان والوں پر جو نازل ہوا ہے اس پر صبح کو ایمان لاؤ اور دن کے آخر میں اس سے انکار کر بیٹھو۔ عجب کیا کہ (وہ بھی) پھر جائیں اور واقعی میں بجز اس کے کہ جو تمہارے دین کا پیرو ہو اور کسی پر ایمان نہ لاؤ۔ آپ کہہ دیجئے کہ ہدایت تو اللہ ہی کی ہدایت ہے اور یہ سب اس غصہ میں کر رہے ہو کہ کسی اور کو وہ چیزیں مل گئی جو تمہیں ملی تھی یا وہ لوگ تم پر تمہارے پروردگار کے ہاں غالب آ جائیں‘ آپ کہہ دیجئے کہ فضل اللہ ہی کے ہاتھ میں ہے وہ جسے چاہے عطا کرتا ہے اور اللہ بڑا وسعت والا ہے‘ بڑا علم والا ہے۔ (تفسیر ماجدی ۱/۵۹۴‘۵۹۵ مجلس تحقیقات و نشریات اسلام لکھنؤ)

اہل کتاب میں سے ایک گروہ کہتا ہے کہ اس نبی کے ماننے والوں پر جو کچھ نازل ہوا ہے اس پر صبح ایمان لاؤ اور شام کو اس سے انکار کردو شاید اس ترکیب سے یہ لوگ اپنے ایمان سے پھر جائیں‘ نیز یہ لوگ آپس میں کہتے ہیں کہ اپنے مذہب والے کے سوا کسی کی بات نہ مانو۔ اے نبی ان سے کہہ دو: ”اصل میں ہدایت تو اللہ کی ہدایت ہے اور اسی کی دین ہے کہ کسی کو وہی کچھ دے دیا جائے جو کچھ تم کو دیا گیا تھا‘ یا یہ کہ دوسروں کو تمہارے رب کے حضور پیش کرنے والے کے لئے تمہارے خلاف قوی حجت مل جائے۔“

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کہو کہ ”فضل و شرف اللہ کے اختیار میں ہے‘ جسے چاہے عطا فرمائے‘ وہ وسیع النظر ہے اور سب کچھ جانتا ہے۔“ (سورۂ آل عمران ۷۲‘۷۳ تفہیم القرآن سید ابوالاعلیٰ مودودی صفحہ ۲۶۴‘۲۶۵)

☆☆..........☆☆

بقیہ ملفوظات اکابر

چیزیں ہیں: لغزشوں پر توبہ و استغفار کرو اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر بجالاؤ۔

فرمایا:...... روحانیت‘ کیفیات‘ تصرف‘ محبوبیت‘ کشف اور کرامت کا نام نہیں بلکہ گناہوں سے بچنے کا نام ہے۔ اگر پانچوں وقت کی نمازیں پڑھ لیں‘ گناہوں سے بچ گئے تو آپ سے بڑھ کر کوئی مادرزاد ولی نہیں‘ بھائی! کیوں ناشکری کی جائے‘ توبہ و استغفار کو وظیفہ بناؤ اور جن اُمور کو جانتے ہو کہ یہ گناہ ہیں‘ جہاں تک ہوسکے ان سے بچو‘ گناہوں سے بچنا بھی روحانیت ہے اور (گناہوں کا) ارتکاب کرلینا نفسانیت ہے۔

فرمایا:...... گھر سے کھانا آیا‘ ہم نے کہا: بڑا لذیذ ہے‘ نفس کو بڑا پسند آیا‘ اب اللہ کا شکر ادا کرکے کھانا چاہئے‘ کوئی چیز لذیذ معلوم ہو‘ پُرکشش اور جاذبیت والی معلوم ہو‘ یوں نہ کہو: میں نہیں کھاؤں گا یا استعمال نہیں کروں گا۔ ایک سیکنڈ رک جاؤ‘ یوں سوچو کہ میں اللہ تعالیٰ کی نعمت کا کیسے انکار کروں؟ اس کے لئے تھوڑی سی عادت بدلنی پڑتی ہے اور یہ چیز بزرگانِ دین کی صحبت میں بیٹھ کر زاویہ نگاہ بدلنے سے حاصل ہوتی ہے۔

صحت توبہ کی علامت

بوشنجی رحمہ اللہ سے توبہ کے متعلق پوچھا گیا‘ انہوں نے فرمایا: جب تم کو وہ گناہ یاد آئے مگر یاد آنے پر اس کی لذت محسوس نہ ہو‘ پس یہ ہے توبہ (صحیح) یعنی! اکثر امر طبعی ہے کہ گناہ کے تصور سے بھی نفس میں ایک گونہ لذت محسوس ہوتی ہے‘ پس توبہ کے کامل اور مقبول ہونے کے بعد عادت اللہ یہ ہے کہ اس کے تصور سے یہ لذت بھی محسوس نہیں ہوتی۔

امام ابو حنیفہؒ کی ذہانت

مفتی محمد انور اوکاڑوی

علامہ کُردی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ قاضی ابو یوسفؒ سخت بیمار ہوگئے۔ امام ابو حنیفہؒ ان کی عیادت کے لئے تشریف لائے تو امام صاحبؒ نے فرمایا کہ میں اپنے بعد تجھ سے مسلمانوں کے نفع کی بڑی امید رکھتا تھا' اگر تو فوت ہوگیا تو بہت سا علم فوت ہوجائے گا' جب قاضی ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ تندرست ہوئے تو اپنی املاء مسائل کی مجلس علیحدہ منعقد کرلی اور اپنے استاذ امام اعظم ابو حنیفہؒ کو اطلاع نہیں کی' جب امام صاحبؒ کو اطلاع ہوئی تو آپؒ نے ایک شخص کو بھیجا' اس نے امام ابو یوسفؒ سے پانچ مسئلے پوچھے:

۱:......مسئلہ: کسی شخص نے دھوبی کو دھونے کے لئے کپڑا دیا' دھوبی نے انکار کردیا کہ تو نے مجھے کوئی کپڑا نہیں دیا' اس انکار کے کچھ وقت بعد دھوبی نے وہ دھلا ہوا کپڑا مالک کو واپس کردیا۔ سوال یہ ہے کہ اس صورت میں دھوبی دھلائی کی اجرت کا مستحق ہوگا یا نہیں؟ قاضی ابو یوسفؒ نے جواب دیا کہ اجرت کا مستحق نہیں ہوگا' اس شخص نے کہا کہ یہ مسئلہ غلط ہے۔ امام ابو یوسفؒ نے دوبارہ کچھ سوچ کر فرمایا کہ دھوبی اجرت کا مستحق ہوگا' اس شخص نے کہا کہ یہ بھی غلط ہے' پھر اس آدمی نے بتایا کہ اگر دھوبی نے کپڑے کا انکار کرنے سے پہلے اسے دھویا تھا تو اجرت کا مستحق ہوگا اور اگر انکار کرنے کے بعد دھویا تو (غاصب بن کر اپنی ذات کے لئے دھویا) لہٰذا اجرت کا مستحق نہیں ہوگا۔

۲:......مسئلہ: اس نے پوچھا کہ نماز کے اندر دخول فرض کے ساتھ ہوتا ہے یا سنت کے ساتھ؟ تو قاضی صاحبؒ نے فرمایا: فرض کے ساتھ۔ اس شخص نے کہا کہ غلط ہے۔ قاضی صاحبؒ نے فرمایا کہ سنت کے ساتھ تو بھی اس شخص نے کہا کہ غلط ہے۔ قاضی صاحبؒ حیران ہوئے تو اس شخص نے بتایا کہ فرض اور سنت دونوں کے ساتھ نماز میں داخل ہوتا ہے' کیونکہ تکبیر تحریمہ فرض اور رفع یدین سنت ہے۔

۳:......مسئلہ: اس شخص نے پوچھا کہ ایک پرندہ آگ پر چڑھی ہوئی اس ہنڈیا میں گر گیا' جس میں گوشت اور شوربا تھا' آیا گوشت اور شوربا کا استعمال جائز ہے یا نہیں؟ قاضی صاحبؒ نے فرمایا کہ نہیں' کھائے جاسکتے ہیں' تو اس شخص نے کہا غلط ہے' پھر قاضی صاحبؒ نے فرمایا نہیں کھائے جائیں گے تو اس شخص نے کہا کہ غلط ہے' پھر اس شخص نے بتایا کہ اگر پرندہ گوشت پکنے کے بعد گرا ہے تو گوشت کو تین دفعہ دھوکر استعمال کیا جاسکتا ہے اور شوربا گرادیا جائے گا اور اگر گوشت پکنے سے پہلے گرا تھا تو پوری ہنڈیا گرادی جائے۔

۴:......مسئلہ: اس شخص نے پوچھا کہ ایک مسلمان ذمیہ (اسلامی حکومت کے تحت رہنے والی عیسائی یا یہودیہ) بیوی حاملہ ہونے کی صورت میں فوت ہوگئی اور حمل مسلمان کا ہے' اس کو کس قبرستان میں دفن کیا جائے گا؟ امام ابو یوسفؒ نے فرمایا: مسلمانوں کے قبرستان میں (بچہ کے مسلمان ہونے کی وجہ سے) اس شخص نے کہا کہ آپ نے غلط کہا' تو قاضی ابو یوسفؒ نے فرمایا کہ ذمیوں کے قبرستان میں (عورت کے ذمی ہونے کی وجہ سے) اس شخص نے کہا کہ آپؒ نے غلط جواب دیا' امام ابو یوسفؒ حیران ہوئے تو اس شخص نے کہا کہ اس کو یہودیوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے گا لیکن اس کا چہرہ قبلہ سے پھیر دیا جائے گا تاکہ بچہ کا چہرہ قبلہ کی طرف ہوجائے اس لئے کہ پیٹ میں بچہ کا چہرہ اپنی ماں کی پشت کی طرف ہوتا ہے۔

۵:......مسئلہ: کسی آدمی کی ''اُم ولد'' نے آقا کی اجازت کے بغیر نکاح کرلیا' پھر آقا مرگیا تو اس ام ولد کو آقا کی عدت گزارنی پڑے گی یا نہیں؟ تو امام ابو یوسفؒ نے فرمایا کہ اس پر عدت گزارنا واجب ہے۔ اس شخص نے کہا کہ غلط ہے' پھر قاضی

صاحبؒ نے فرمایا کہ اس پر عدت واجب نہیں ہے۔ اس شخص نے کہا کہ غلط ہے' پھر اس شخص نے بتایا کہ خاوند نے اس سے ہمبستری کی ہے تو آقا کی عدت واجب نہیں اور اگر خاوند نے ہمبستری نہیں کی تو عدت واجب ہے...... امام ابو یوسفؒ کو اپنی کوتاہی کا یقین ہو گیا اور امام ابو حنیفہؒ کی مجلس کی طرف لوٹے تو امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ تیری مثال ایسی ہی ہے جیسے انگور کچا ہونے سے پہلے کشمش بننے کی خواہش کرے اور ایک روایت میں ہے کہ جب امام ابو یوسفؒ امام ابو حنیفہؒ کے پاس آئے تو امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ تجھے دھوبی والا مسئلہ ہی یہاں لایا ہے' تعجب ہے اس آدمی پر جو اللہ کے دین کے بارے میں لب کشائی کرے اور (مسائل کی) مجلس منعقد کرے حالانکہ وہ اجارہ کے ایک مسئلہ کو اچھی طرح نہیں جانتا' پھر امام صاحبؒ نے فرمایا کہ جو آدمی اپنے آپ کو حصول علم سے مستغنی سمجھ لے اس کو اپنے اوپر رونا چاہئے۔ (الاشباہ)

حکایت ۲:...... امام ابو حنیفہؒ سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا گیا جو کہے کہ میں جنت کی امید نہیں رکھتا اور جہنم سے ڈرتا نہیں اور خدا کا خوف نہیں رکھتا اور مردار (بغیر ذبح کئے ہوئے جانور) کو کھاتا ہوں اور بغیر قرأۃ کے نماز پڑھتا ہوں اور رکوع' سجدہ نہیں کرتا اور بن دیکھے گواہی دیتا ہوں اور حق سے بغض رکھتا ہوں اور فتنہ سے محبت کرتا ہوں' تو امام ابو حنیفہؒ کے شاگردوں نے کہا کہ اس شخص کا (دینی) معاملہ بڑا مشکل ہے' (یہ سن کر) امام ابو حنیفہؒ نے فرمایا کہ اس کو جنت کی امید نہیں بلکہ اللہ سے امید قائم ہے اور جہنم سے نہیں ڈرتا بلکہ خدا سے ڈرتا ہے اور اللہ تعالیٰ سے اس کے عذاب میں ظلم کا خوف نہیں رکھتا اور مچھلی اور ٹڈی (بغیر ذبح کئے) کھاتا ہے اور نماز جنازہ (بغیر قرأۃ اور رکوع اور سجود کے) پڑھتا ہے اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی (بن دیکھے) دیتا ہے اور موت (جو برحق ہے) سے بغض رکھتا ہے اور مال اور اولاد سے محبت کرتا ہے جو فتنہ ہیں' (یہ سن کر) سائل نے اٹھ کر آپ کے سر کو بوسہ دیا اور کہا کہ آپ بہت وسیع علم والے ہیں۔ (الاشباہ)

حکایت ۳:...... حضرت قتادہؓ کوفہ میں تشریف لائے اور وہاں ایک مجلس قائم کی اور لوگوں سے اعلان کیا کہ فقہ کا جو مسئلہ پوچھنا چاہو پوچھو' امام ابو حنیفہؒ کھڑے ہوئے اور پوچھا کہ ایک آدمی بیوی چھوڑ کر کہیں گم ہو گیا' بیوی کو کسی نے اس کے مرنے کی خبر دی' بیوی نے موت کی عدت گزار کر دوسرے خاوند سے شادی کر لی اور اس سے اولاد بھی ہوئی' پھر پہلا خاوند آ گیا' اس نے کہا: اے زانیہ! میں تیرا خاوند موجود ہوں اور تو نے دوسری جگہ شادی کر لی ہے' دوسرے خاوند نے کہا: اے زانیہ! تیرا خاوند موجود ہے' تو نے مجھ سے کیوں شادی کی؟ تو کیا اس صورت میں دوسرے خاوند پر جس سے اولاد پیدا ہو چکی ہے' حد واجب ہو گی یا نہیں؟ تو حضرت قتادہؓ بہت متفکر ہوئے' پھر فرمایا کہ کیا یہ مسئلہ کہیں پیش آیا ہے؟ امام صاحبؒ نے فرمایا: نہیں' لیکن ہم مصیبت کے نازل ہونے سے پہلے اس (کے دفاع) کی تیاری کرتے ہیں (غمز عیون الابصار) ایک روایت میں ہے کہ حضرت قتادہؓ نے فرمایا کہ جب تک یہ لڑکا کوفہ میں ہے' کوفہ میں مجلس علم منعقد نہیں کروں گا اور فرمایا کہ مجھے اس بات کا علم نہیں تھا کہ کوئی شخص مجھ سے یہ مسئلہ پوچھے گا۔ (غمز عیون الابصار)

حکایت ۴:...... ایک رومی سردار نے اپنے قاصد کو بہت سا مال دے کر خلیفۃ المسلمین کے پاس بھیجا اور یہ پیغام بھی دیا کہ اپنے علماء سے میرے تین سوالوں کا جواب پوچھو' اگر انہوں نے تجھے جواب دے دیا تو یہ مال ان کو دے دینا اور اگر انہوں نے تجھے جواب نہ دیا تو مسلمانوں کو کہنا کہ میری حکومت کے ماتحت ہو کر مجھے خراج (ٹیکس) ادا کیا کرو' تو اس نے علماء سے سوالات کئے مگر کسی نے اطمینان بخش جواب نہ دیا۔ امام ابو حنیفہؒ اس وقت بچے تھے' اپنے والد کے ساتھ وہ بھی مجلس میں حاضر تھے' انہوں نے اپنے والد محترم سے رومی سردار کو جواب دینے کی اجازت مانگی' انہوں نے اجازت نہ دی تو انہوں نے خلیفۃ المسلمین سے اجازت مانگی تو ان کو اجازت مل گئی۔ رومی اب تک منبر پر بیٹھ کر سوال کر رہا تھا تو امام صاحبؒ نے اس سے کہا کہ کیا تو (مجھ سے) سوال کرے گا؟ اس نے کہا: ہاں۔ امام صاحبؒ نے فرمایا کہ تو نیچے آ اور میں منبر پر بیٹھوں گا۔ رومی منبر سے نیچے اترا' امام صاحبؒ منبر پر چڑھ گئے اور فرمایا کہ سوال کر' اس نے کہا:

۱:...... اللہ تعالیٰ سے پہلے کیا چیز تھی؟ امام صاحبؒ نے فرمایا: تجھے گنتی آتی ہے۔ اس نے کہا: ہاں۔ امام صاحبؒ نے فرمایا کہ ایک (واحد) سے پہلے کیا ہے؟ اس نے کہا کہ واحد پہلا عدد ہے' اس سے پہلے کچھ نہیں' تو امام صاحبؒ نے فرمایا کہ ایک جو واحد مجازی ہے' اس سے پہلے کوئی چیز نہیں تو خدا تعالیٰ جو واحد حقیقی ہیں ان سے پہلے کیا ہو سکتا ہے۔

۲:...... رومی نے کہا: اللہ تعالیٰ کس جہت میں ہے؟ تو امام صاحبؒ نے فرمایا کہ جب چراغ جلایا جائے تو اس کا نور کس طرف ہوتا ہے؟ اس رومی نے کہا کہ چراغ کا نور تو ہر جہت کو روشن کرتا ہے' اس کی

روشنی کی جہت متعین نہیں ہو سکتی تو امام صاحبؒ نے فرمایا کہ جب چراغ کے مجازی عدم سے وجود میں آنے والا اور بالآخر معدوم ہو جانے والے نور کی جہت متعین نہیں ہو سکتی تو آسمانوں اور زمین کے خالق ہمیشہ باقی رہنے والی تمام مخلوق پر فیضان عام کرنے والی ذات جو حقیقی نور ہے اس کی جہت کیسے متعین کی جا سکتی ہے۔

۳:...... رومی نے کہا اللہ تعالیٰ کس کام میں مشغول ہیں؟ امام صاحبؒ نے فرمایا کہ تیرے جیسا ملحد منبر پر ہو تو اس کو نیچے اتار رہے ہیں اور میرے جیسا موحد جو زمین پر تھا اس کو منبر پر بٹھا رہے ہیں، وہ ہر دن ایک خاص شان میں ہوتے ہیں۔

یہ سن کر وہ رومی مال چھوڑ کر روم واپس چلا گیا۔ (الاشباہ)

۵:...... حکایت: امام صاحبؒ کو حج کے سفر میں پانی کی ضرورت پڑی تو ایک دیہاتی سے ایک مشکیزہ پانی کا بھاؤ معلوم کیا، اس نے کہا کہ میں پانچ درہم سے کم میں نہیں دوں گا۔ امام صاحبؒ نے وہ سارا مشکیزہ خرید لیا، پھر امام صاحبؒ نے ستو اس کے سامنے رکھ دیے۔ اس نے حسب خواہش وہ ستو کھائے، جب اس کو پیاس لگی تو اس نے امام صاحبؒ سے پانی مانگا، امام صاحبؒ نے فرمایا: پانی مفت نہیں ملے گا۔ بالآخر اس نے پانچ درہم کا ایک پیالہ لے کر پیا۔

۶:...... حکایت: ایک مرتبہ اتفاق سے بنی ہاشم کے ایک سردار کے بیٹے کے جنازے میں درج ذیل حضرات اکٹھے ہو گئے: سفیان ثوری، ابن شبرمہ، قاضی ابن ابی لیلیٰ، ابوالاحوص، مندل، امام ابوحنیفہؒ اور دیگر علماء (رحمہم اللہ) بھی تھے۔ اچانک جنازہ رک گیا۔ تحقیق پر معلوم ہوا کہ لڑکے کی ماں بھی جنازے کے ساتھ بے چین ہو کر تحیر کے عالم میں نکل آئی ہے اور پردے کا بھی کچھ خیال نہیں کیا، جب اس کے خاوند نے اسے واپس جانے کا کہا تو اس نے جانے سے انکار کیا۔ خاوند نے قسم کھا کر کہا کہ اگر تو واپس نہ گئی تو تجھ کو طلاق، بیوی نے بھی قسم کھا کر کہا کہ اگر لڑکے کی نماز جنازہ سے پہلے میں واپس جاؤں تو میرے سب غلام آزاد۔ جنازہ ایک دم رک گیا کہ اب مسئلہ کا کیا حل ہو؟ اگر جنازہ گاہ تک جنازہ گیا اور والدہ واپس نہ گئی تو اس کو طلاق ہو جائے گی اور اگر وہیں سے واپس ہو جائے تو تمام غلام آزاد ہو جائیں گے۔ سب علماء حیران رہ گئے کہ اب کیا کیا جائے؟ امام ابوحنیفہ صاحبؒ نے عورت اور خاوند کے الفاظ کی تحقیق کر کے فرمایا کہ چارپائی یہیں رکھ دو اور فوت ہونے والے لڑکے کے باپ سے کہا کہ جنازہ یہیں پڑھا دو اور بعد میں فرمایا کہ عورت واپس چلی جائے کہ اس کی قسم پوری ہو گئی اور اس کے جانے کے بعد اس کے خاوند سے کہا کہ میت کو قبرستان میں دفنا دو، تیری قسم بھی پوری ہو گئی کہ تیری بیوی یہیں سے واپس چلی گئی ہے۔ ابن شبرمہؒ بے اختیار پکار اٹھے کہ تیرے جیسا ذہین اور سریع الفہم بچہ جننے سے مائیں عاجز آ چکی ہیں، خدا بھلا کرے تیرے لئے علمی مشکلات کے حل کرنے میں کوئی کلفت نہیں۔

۷:...... حکایت: ایک مرتبہ ایک عورت امام صاحبؒ کے حلقہ میں آئی، امام صاحبؒ اپنے شاگردوں میں تشریف فرما تھے۔ عورت نے ایک سیب جس کا نصف رنگ سرخ تھا، نصف زرد، امام ابو حنیفہؒ کے سامنے چپکے سے رکھ دیا۔ امام صاحبؒ نے سیب کو کاٹ کر دو ٹکڑے کر دیا اور عورت کے حوالے کر دیا۔ عورت اسے لے کر چلی گئی۔ یہ ایک معمہ تھا جس پر حاضرین متعجب تھے۔ حاضرین کے دریافت و اصرار پر امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ اس عورت کو حیض کا خون کبھی سرخ اور کبھی زرد آتا تھا تو اس نے سیب کے ذریعے سے اپنی حقیقت حال بیان کر دی اور اپنی طہارت کا مسئلہ پوچھا کہ زردی کی حالت میں طاہر شمار کی جاؤں یا نہیں؟ تو میں نے سیب کاٹ کر مسئلہ بتا دیا کہ جب تک سیب کی اندرونی سفیدی کی طرح سفید پانی نہ آئے اس وقت تک پاک نہیں ہو گی۔ (حدائق حنفیہ)

۸:...... حکایت: ایک آدمی کے گھر میں چور آئے اور سارا سامان لوٹ لیا، وہ چور محلّہ ہی کے تھے، جاتے ہوئے اس آدمی سے قسم لی کہ اگر میں کسی کو بتاؤں تو میری بیوی پر تین طلاق۔ صبح کو چور سامان بیچنے گئے، وہ آدمی ان کو سامان بیچتے دیکھ رہا تھا مگر قسم کی وجہ سے کسی کو بتا نہیں سکتا تھا، اس نے پریشان ہو کر امام ابوحنیفہؒ کی خدمت میں حاضر ہو کر مشورہ کیا۔ امام صاحبؒ نے فرمایا کہ اس محلے کے مشکوک لوگوں کو کسی مکان یا مسجد میں جمع کرو اور پھر اس آدمی کے سامنے ایک ایک کو نکالو، ہر ایک کے بارے میں اس سے پوچھتے جاؤ کہ کیا یہ تیرا چور ہے؟ جو آدمی چور نہ ہو اس کے بارے میں صاف کہہ دے کہ یہ چور نہیں اور اگر چور نکالا جائے تو یہ خاموش رہے اور اس چور کو گرفتار کر لیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا تو وہ چور پکڑے گئے اور سامان بھی برآمد ہو گیا اور طلاق بھی نہ ہوئی۔ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اس زمانہ میں تین طلاقوں کو تین ہی سمجھا جاتا تھا۔

☆☆......☆☆

حضرت حسن بصریؒ کا خوفِ خدا

مولانا خدا بخش

خشیت الٰہی:

حضرت حسن بصریؒ پر خشیت الٰہی کا اس قدر غلبہ تھا کہ ہر آن لرزاں رہتے تھے۔ یونس بن عبیدؒ کا بیان ہے کہ جب حسن بصریؒ آتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ اپنے کسی عزیز کو دفن کرکے آرہے ہیں' جب وہ بیٹھے تو معلوم ہوتا تھا کہ وہ ایسے قیدی ہیں جس کی گردن مارے جانے کا حکم دیا جاچکا ہو اور جب دوزخ کا ذکر کرتے تھے تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ دوزخ صرف انہی کے لئے بنائی گئی ہے۔

زہد و تقویٰ:

اشعثؒ کا بیان ہے کہ ہم جب حسن بصریؒ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو ہم سے نہ کوئی دنیاوی خبر پوچھی جاتی اور نہ کوئی خبر دی جاتی' بس صرف آخرت کا ذکر رہتا تھا۔

عبادت کے بعض خاص احوال:

فرائض وسنن کے علاوہ حضرت حسن بصریؒ کی خاص عبادت تنہائی میں ہوتی تھی' اس وقت آپ اس عالم آب وگل کے علاوہ کسی دوسرے عالم میں ہوتے تھے' حمیدؒ کا بیان ہے کہ ہم ایک مرتبہ مکہ میں تھے کہ شعبیؒ نے حسن بصریؒ سے تخلیہ میں ملاقات کی خواہش ظاہر کی' میں نے حسن بصریؒ سے اس کا ذکر کیا' انہوں نے کہا کہ جب دل چاہے آئیں' ملاقات ہوجائے گی۔

چنانچہ ایک دن شعبیؒ آئے' میں دروازے پر موجود تھا' میں نے ان سے کہا کہ اس وقت حسن بصریؒ گھر میں تنہا موجود ہیں' اندر جاؤ' لیکن انہیں تنہا جانے کی ہمت نہ پڑی' اس لئے انہوں نے مجھ سے بھی ساتھ چلنے کی خواہش ظاہر کی' میں بھی ساتھ ہولیا' جس وقت ہم لوگ اندر پہنچے اس وقت حسن بصریؒ قبلہ رو ایک عجیب عالم میں کہہ رہے تھے: ابن آدم! تو نیست تھا' ہست کیا گیا' تو نے مانگا تجھ کو دیا گیا' لیکن جب تیری باری آئی اور تجھ سے مانگا گیا تو تو نے انکار کردیا' افسوس تو نے کتنا برا کام کیا' یہ کہہ کر وہ بے خبر ہوجاتے تھے' پھر ہوش میں آکر یہی کلمات دہراتے' یہ رنگ دیکھ کر شعبیؒ نے مجھ سے کہا: لوٹ چلو' اس وقت شیخ (حسن بصریؒ) کسی اور عالم میں ہیں۔

عمل اور اخلاص فی العمل:

حضرت حسن بصریؒ کے نزدیک زہد محض زبانی دعوؤں اور ظاہری وضع بنانے کا نام نہ تھا' بلکہ اصل شے عمل واخلاص تھا۔ آپ فرماتے تھے کہ انسان جو کچھ کہتا ہے' اگر اس کو کچھ کرتا بھی ہے تو یہ فضیلت ہے اور اگر کرنے سے زیادہ کہتا ہے تو وہ عار ہے۔ ابوبکر ہذلیؒ کا بیان ہے کہ جب تک حضرت حسن بصریؒ خود کسی کام کو نہ کر لیتے تھے اس وقت تک دوسروں کو اس کے کرنے کی ہدایت نہ کرتے تھے اور جب تک خود کسی کام کو چھوڑ نہ دیتے تھے اس وقت تک دوسروں کو اس سے منع نہ کرتے تھے۔ یونس بن عبیدؒ سے کسی نے پوچھا کہ تم کسی ایسے شخص کو جانتے ہو جو حسن بصریؒ جیسے اعمال کرتا ہو؟ انہوں نے کہا کہ ان جیسے اعمال کرنا تو کجا' میں تو کسی ایسے شخص کو بھی نہیں جانتا جو زبان سے ان جیسی باتیں کہتا ہو۔ (تابعین' صفحہ ۸۶ جلد اول)

بعض اقوال اور کلمات طیبات:

۱:...... حضرت حسن بصریؒ فرماتے تھے کہ جو وسوسے ایسے ہیں کہ پیدا ہوتے ہیں اور نکل جاتے ہیں وہ شیطان کی جانب سے ہیں' ان کے ازالہ میں ذکر خدا اور تلاوت قرآن سے مدد لینی چاہئے' اور جو وسوسے پیدا ہوکر قائم ہوجاتے ہیں (اور برقرار رہتے ہیں) وہ نفس کی جانب سے ہیں' ان کے دور کرنے کے لئے نماز اور ریاضت سے مدد لینی چاہئے۔

۲:...... خدا جس بندہ کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اس کو اہل وعیال کی بندشوں میں نہیں پھنساتا۔

۳:...... متواضع ہونے کی یہ شرط ہے کہ گھر سے باہر کسی سے بھی ملے تو اس کو اپنے سے افضل اور برتر سمجھے۔

۴:...... جب بندہ گناہ کے بعد توبہ کرتا ہے تو

اس سے خدا کے ساتھ اس کی قربت میں اضافہ ہوتا ہے۔

۵:.....ایک شخص نے آپ سے اپنے قلب کی قساوت (یعنی سختی) کی شکایت کی حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ اس کو ذکر وفکر کی جگہوں میں لے جایا کرو۔

۶:.....ایک شخص کی عداوت کے بدلہ میں ہزار آدمیوں کی دوستی نہ خریدو۔

۷:.....طمع عالم کو رسوا کردیتی ہے۔

۸:.....انسان کا علانیہ اپنے نفس کی مذمت کرنا درحقیقت اس کی مدح ہے۔

۹:.....اپنے بھائیوں کی عزت کرو تو ہمیشہ ان کے ساتھ تمہاری دوستی قائم رہے گی۔

۱۰:..... جو شخص عاجزی کے لئے خدا کے سامنے صوف پہنتا ہے تو خدا اس کی نگاہ اور اس کے قلب کو بڑھاتا ہے اور جو پندار کے لئے پہنتا ہے وہ سرکشوں کے جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔

۱۱:.....کاش! میں کوئی ایسا کھانا کھالیتا جو میرے پیٹ میں اینٹ بن جاتا' کیونکہ میں نے سنا ہے کہ اینٹ پانی میں تین سو برس تک باقی رہتی ہے۔

۱۲:.....ایک مرتبہ تذکرہ ہورہا تھا کہ فقیہ ایسا ایسا کہتے ہیں' آپ نے فرمایا: تم لوگوں نے فقیہ دیکھا بھی ہے؟

۱۳:.....آپ خدا کی قسم کھا کر فرمایا کرتے تھے کہ جس شخص نے مال وزر (دولت) کو عزت دی' خدا نے اس کو ذلیل کیا۔

۱۴:.....عقلمند کی زبان قلب کے پیچھے ہے جب وہ کچھ کہنا چاہتا ہے تو پہلے قلب کی طرف رجوع کرتا ہے' اگر وہ بات اس کے فائدہ کی ہوتی ہے تو کہتا ہے ورنہ رک جاتا ہے اور جاہل کا قلب اس کی زبان کی نوک پر رہتا ہے' وہ قلب کی طرف رجوع نہیں کرتا' جو زبان پر آتا ہے بک دیتا ہے۔

۱۵:..... دنیا درحقیقت تمہاری سواری ہے' اگر تم اس پر سوار ہوگئے تو وہ تم کو (اپنی پیٹھ پر) اٹھائے گی اور اگر وہ تم پر سوار ہوگئی تو وہ تم کو ہلاک کر ڈالے گی۔

۱۶:..... جب تم کسی شخص سے دشمنی کرنا چاہو تو پہلے اس پر نظر کرو' اگر وہ خدا کا مطیع ہے تو اس سے بچو' کیونکہ خدا اس کو کبھی تمہارے قبضے میں نہ دے گا اور تمہارے لئے اس کو تنہا نہ چھوڑے گا' اور اگر وہ خدا کا نافرمان ہے تو تم کو اس کی عداوت کی ضرورت ہی نہیں' اپنے نفس کو خواہ مخواہ اس کی عداوت میں پریشان نہ کرو (یعنی وہ خود ہلاک ہوجائے گا' خدا کی دشمنی اس کے لئے کافی ہے)۔

۱۷:.....جو شخص خدا کی اطاعت کرتا ہے' اس سے دوستی تم پر ضروری ہے کیونکہ جو شخص صالح آدمی کو دوست رکھتا ہے وہ گویا خدا کو دوست رکھتا ہے۔

۱۸:.....میں کسی ایسے شخص سے نہیں ملا جس نے دنیا چاہی ہو اور اسے آخرت ملی ہو' اس کے برخلاف جو آخرت چاہتا ہے اسے دنیا بھی مل جاتی ہے (یعنی پھر ایسی چیز کیوں نہ چاہی جائے جس سے دونوں چیزیں مل جائیں)۔

۱۹:.....اسلام یہ ہے کہ تم اپنے قلب کو خدا کے سپرد کردو اور ہر مسلمان تمہارے ہاتھوں سے محفوظ رہے۔

۲۰:.....محبت کا متوالا ہمیشہ مست و بے خود رہتا ہے' اسے صرف محبوب کا مشاہدہ جمال ہوشیار کرتا ہے۔

وفات:

بعض خاصانِ حق کو دنیا چھوڑنے سے پیشتر وصلِ محبوب کے اشارات مل جاتے ہیں' خود قرآن نے وفات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کا اشارہ کردیا۔ بعض آدمیوں کو عالم رؤیا میں حسن بصریؒ کی وفات کا بھی اشارہ مل گیا تھا۔ چنانچہ ان کی وفات سے چند دن پیشتر ایک شخص نے خواب دیکھا کہ ایک طائر (یعنی پرندے) نے مسجد کا سب سے خوبصورت کنکر اٹھالیا' مشہور معبر خواب ابن سیرینؒ نے اس کی تعبیر دی کہ حسن بصریؒ کا انتقال ہوجائے گا۔

(تابعین صفحہ ۹۵ جلد اول)

☆☆.................☆☆

اعلان

حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہید قدس سرہ کے مقالات ومضامین' وعظ وتقریر' علوم ومعارف' ملفوظات ودینی خدمات کی ترتیب وتدوین کے لئے حضرت مفتی شہیدؒ کے خدام واحباب کا بھرپور اصرار ہماری دلی خواہش اور پروگرام ہے۔ اس لئے جن حضرات کے پاس حضرت مفتی شہیدؒ کی کوئی تقریر' تحریر' وعظ' ملفوظ یا حضرت مفتی شہیدؒ کی حیات سے متعلق کوئی واقعہ ان کی یادداشت یا علم میں ہو تو اس کو نقل کرکے ہمیں ارسال فرمائیں۔ والا جر علی اللہ۔

برائے رابطہ:.....حضرت مولانا سعید احمد جلال پوری صاحب

پتہ:.....دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' پرانی نمائش' ایم اے جناح روڈ' کراچی۔

ہنسنے کے نقصانات

ابوجواد مجیب الرحمٰن منصور

زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کردیتا ہے، کبھی کبھی اس کا وبال اعمال کے باطل کرنے تک بھی پہنچا دیتا ہے، اور انسان کے وقار کو ٹھیس پہنچاتا ہے، نیز رحمت الٰہی سے دوری کا بھی سبب ہے۔

قرآن مجید کی آیت: "فلیضحکوا قلیلاً ولیبکوا کثیراً" سے بھی کم ہنسنا معلوم ہوتا ہے۔ اور کئی احادیث طیبہ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت، اکابر کا طرز زندگی اور مشائخ کے فرامین سے زیادہ ہنسنے کے نقصانات معلوم ہوتے ہیں۔

قہقہہ لگا کر نہ ہنسنا چاہئے:

عوف بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کبھی زور سے نہ ہنستے تھے بلکہ صرف تبسم فرمایا کرتے تھے۔ نیز ہر کسی کی جانب پورے چہرے کے ساتھ ہی متوجہ ہوتے تھے۔

حسن بصریؒ کا مقولہ:

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے: "زور زور سے ہنسنے والے پر تعجب ہے جبکہ اس کے پیچھے جہنم ہے۔ خوش ہونے والے پر تعجب ہے جبکہ اس کے پیچھے موت ہے۔"

ایک نوجوان کو ہنستے دیکھ کر حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا: "بیٹا تو پل صراط سے گزر چکا ہے؟ کیا تجھے اپنے لئے معلوم ہو چکا ہے کہ جنت میں جائے گا یا جہنم میں؟ کہا: نہیں! فرمایا پھر یہ ہنسی کیسی؟ اس کے بعد اس لڑکے کو ہنستے ہوئے نہ دیکھا گیا۔"

چار باتیں ہنسنے نہیں دیتیں:

حضرت یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: چار باتیں انسان کو ہنسنے اور خوش ہونے سے روکتی ہیں: (۱) فکر آخرت، (۲) روزی کمانے کا مشغلہ (۳) گناہوں کا غم، (۴) مصیبتوں میں مبتلا رہنا۔

تین چیزیں قلب کو سخت کردیتی ہیں:

کسی نے کہا ہے تین چیزیں قلب کو سخت کردیتی ہیں: (۱) بلا تعجب خیز بات کے ہنسنا، (جس طرح کہ عورتوں کی عادت ہوتی ہے کہ وہ بات بے بات ہنستی رہتی ہیں)، (۲) بغیر بھوک کے کھانا، (۳) بلا ضرورت بات کرنا۔

ہنسنا، ہنسانا بربادی کا سبب ہے:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس شخص کے لئے ہلاکت و بربادی ہے جو جھوٹی باتیں بنا کر دوسروں کو ہنسائے۔"

حضرت ابراہیم نخعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: "جب کوئی شخص لوگوں کو ہنسانے کے لئے کوئی بات کہتا ہے تو اس سے کہنے اور سننے والوں دونوں کا دل سخت ہو جاتا ہے اور جب کوئی شخص اللہ کی خوشنودی کے لئے بات کہتا ہے تو اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے جس سے مجلس کے تمام افراد مستفیض ہوتے ہیں۔"

انتہائی جامع وعجیب نصیحتیں:

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوہریرہؓ سے فرمایا: "ابوہریرہؓ متقی بن جاؤ، تمہارا شمار سب سے زیادہ عبادت کرنے والوں میں ہوگا، قانع بن جاؤ، سب سے زیادہ شکر گزار مانے جاؤ گے، جو اپنے لئے پسند ہو اسی کو دوسروں کے لئے پسند کرو، مومن بن جاؤ گے۔ پڑوسیوں کے ساتھ بہتر سلوک کرو، کامل مسلمان بن جاؤ گے، کم ہنسا کرو، زیادہ ہنسنا قلب کو مردہ کردیتا ہے۔"

حضرت احنف بن قیس رحمۃ اللہ علیہ سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: جو زیادہ ہنستا ہے، اس کی ہیبت کم ہو جاتی ہے، جو مذاق کرتا ہے وہ حقیر ہو جاتا ہے، جو کسی کام کو زیادہ کرتا ہے اسی کے ساتھ مشہور ہو جاتا ہے، جو باتیں زیادہ کرتا ہے وہ ذلیل و بدنام ہو جاتا ہے، جو بدنام ہو جاتا ہے وہ بے غیرت ہو جاتا ہے، جو بے حیا ہو جاتا ہے اس کا تقویٰ کم ہو جاتا ہے، جس کا تقویٰ کم ہو جاتا ہے اس کا دل مردہ ہو جاتا ہے، جس کا دل مر جائے اس کے لئے جہنم کی آگ ہی مناسب ہے۔ حضرت امام ابواللیث سمرقندی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: زیادہ اور زور سے ہنسنے سے پرہیز کرو۔

باقی صفحہ 24 پر

مولانا صوفی اللہ وسایاؒ حیات وخدمات

ہر آنے والا دن گزشتہ روز سے بدترین اثرات چھوڑ کر جا رہا ہے' کس کس کا مرثیہ لکھا جائے اور کس کس پر آنسو بہائے جائیں۔ ان دنوں بہت سے جماعتی رفقاء اس دنیا فانی سے عالم جاودانی کو سدھارے۔ ابھی مفتی محمد جمیل خان شہید اور مولانا نذیر احمد تونسوی شہید کی شہادت اور مولانا منظور احمد الحسینیؒ کی رحلت پر آنسو خشک نہیں ہوئے تھے کہ تحریک ختم نبوت ڈیرہ غازی کے بہادر جرنیل مولانا صوفی اللہ وسایا' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے بانی و رہنما مولانا غلام محمد علی پوریؒ' منڈی یزمان کے مولانا احمد حسنؒ رحیم یار خان سے ختم نبوت پر فدا و شیدا حافظ محمد الیاسؒ کی وفات کی خبر ملی' آج کی محفل میں صوفی اللہ وسیا (المعروف بہ تگی کدو) کی وفات پر ان کی خدمات کا تذکرہ مقصود ہے۔

صوفی اللہ وسایا مرحوم عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ڈیرہ غازی خان میں امیر و مبلغ رہے۔ ۱۹۷۴ء اور ۱۹۸۴ء کی تحریکات ختم نبوت میں قائدانہ کردار ادا کیا۔ ۱۹۷۴ء کی تحریک کے زمانہ میں قادیانیوں کے اقتصادی بائیکاٹ میں موثر کردار ادا کیا' جس سے قادیانیت بلبلا اٹھی۔

۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت وہ وقت تھا' جب صوفی صاحب کا آتش جوان تھا' ڈیرہ غازی خان اور راجن پور کے اضلاع میں تحریک کا الاؤ گرم کیے رکھا۔ قائد تحریک ختم نبوت خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم العالیہ کے حکم پر جب اسلام آباد میں مظاہرہ رکھا گیا تو پورے ملک سے احباب اس مظاہرہ میں شریک ہوئے۔ صوفی اللہ وسایا مرحوم ڈیرہ غازی خان سے

محمد اسماعیل شجاع آبادی

ایک بڑا قافلہ لے کر اسلام آباد پہنچے اور مظاہرہ میں بھرپور شرکت کی۔

جامع مسجد عائشہ مسلم ٹاؤن لاہور جب قادیانیوں سے واگزار ہوئی تو اس کے انتظامی معاملات کی درستگی اور نظام کی اصلاح کے عمل میں بعض عناصر نے روڑے اٹکانے کی کوشش کی۔ انہی دنوں صوفی صاحب مع اپنے متعلقین تشریف لے آئے جس سے ایک گونہ سکون حاصل ہوا' فتنہ پردازوں کی سازشیں دم توڑ گئیں اور مخالفین پر رعب چھا گیا' جس کی وجہ سے انتظامی معاملات کی درستگی کا عمل بخیر وخوبی انجام پذیر ہوا۔

مرحوم صرف ختم نبوت کے مبلغ ہی نہیں تھے بلکہ ایک عظیم سماجی رہنما بھی تھے' ہزاروں ستم رسیدہ لوگوں کی دستگیری میں ان کے دست وبازو بنے اور ان کے کام آئے۔ ان کا وجود باطل کے خلاف درہ عمر کی حیثیت رکھتا تھا۔

۱۹۸۴ء کی تحریک کی برکت سے امتناع قادیانیت ایکٹ کا نفاذ عمل میں آیا' تو مرحوم نے اپنے ضلع میں قادیانیوں کا ناطقہ بند کر دیا' جس سے قادیانیت کے ایوانوں میں زلزلہ آ گیا۔ قادیانی گروہ کا چیف میر محمد قیصرانی مرا تو اسے مسلمانوں کی مسجد میں دفن کیا گیا۔ صوفی صاحب نے تحریک چلائی کہ مرتد کو ہماری مسجد سے نکال باہر کیا جائے۔ جلسے ہوئے' جلوس نکلے' مظاہرے ہوئے' انتظامیہ نے دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی۔ جلوس کے شرکاء پر بے تحاشا لاٹھی چارج ہوا' جس میں مناظر اسلام علامہ عبدالستار تونسوی مدظلہ بھی زخمی ہوئے' نتیجہ یہ نکلا کہ قادیانی مرتد کو مسجد سے نکالا گیا' جس کی لاش عبرتناک حالت میں تھی۔ یہ عبرتناک حالت دیکھ کر شادن لنڈ کے ایک قادیانی خاندان کو جو چالیس افراد پر مشتمل تھا' اللہ پاک نے اسلام قبول کرنے کی توفیق نصیب فرمائی۔

۱۹۸۴ء کے امتناع قادیانیت ایکٹ کے نفاذ کے بعد مرحوم نے اٹھارہ قادیانی مردوں کو

مسلمانوں کے قبرستان سے نکلوایا۔ مرحوم اپنی تقریروں میں فرماتے کہ اٹھارہ نکلوا چکا ہوں' انیسویں کو نکالنے کی کوشش میں ہوں' منظور احمد خان قیصرانی قادیانی الیکشن میں کھڑا ہوا تو صوفی صاحب میدان عمل میں نکلے' مبلغین کی ایک جماعت کے ساتھ تونسہ شریف اور مضافات میں طوفانی دورے کئے۔ ان مبلغین میں راقم الحروف بھی شامل تھا' کوٹ قیصرانی قادیانیوں کا مرکز تھا' اس کی جامع مسجد میں بندہ نے جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا' جس سے بیداری پیدا ہوئی۔ منظور قادیانی کو اس کے آبائی علاقہ میں شکست فاش ہوئی' بہرحال جمعہ کے بعد بندہ دھوا کے لئے روانہ ہوا تو ٹبی قیصرانی میں شور بپا تھا' گاڑی رکوائی تو معلوم ہوا کہ صوفی اللہ وسایا صاحب خطاب کررہے ہیں اور قادیانیوں کے ایجنٹ ان پر سنگ باری کررہے ہیں۔ اینٹوں کی بارش میں بھی ان کے پائے ثبات میں لغزش نہ آئی اور انہوں نے بڑی جرأت مندی اور بہادری سے بیان جاری رکھا۔ مرحوم کی قیادت میں چلنے والے کارواں نے مشکلات کے باوجود سفر جاری رکھا اور کامیابی سے ہمکنار ہوا۔ منظور خان قیصرانی ذلت ناک شکست سے دوچار ہوا' مرحوم کی جرأت مندانہ قیادت سے قادیانیوں کی گردن میں خم پیدا ہوا' مذکورہ قادیانی کے بیٹے کو اللہ پاک نے اسلام قبول کرنے کی سعادت نصیب فرمائی۔

مرحوم صوفی صاحب نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے ساری زندگی وقف کئے رکھی۔ سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں قافلے کی صورت میں خود بھی شرکت کرتے اور ان کے قافلہ کے شرکاء بھی بڑے جوش و جذبہ سے کانفرنس میں شریک ہوتے۔ کانفرنس کی مرکزی انتظامیہ بھی ان کا خاص خیال رکھتی اور قلت اسباب کے باوجود انہیں جلسہ گاہ میں علیحدہ کمرہ دیا جاتا۔

مرحوم کو افسروں سے کام لینے میں خصوصی ملکہ حاصل تھا' گویا اس سلسلہ میں وہ خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ کے جانشین تھے۔ سابق صدر جناب فاروق احمد خان لغاری سے ان کے ذاتی تعلقات تھے' وہ ان تعلقات کو غریب جماعتی ورکروں کے لئے خوب استعمال میں لاتے' بیسیوں لوگوں کے کام کراتے۔

مرحوم کچھ عرصہ سے علیل چلے آرہے تھے۔ گزشتہ سال اپنے بیٹے اور ایک پوتے کی شادی کی۔ مجلس کی طرف سے بندہ کی ڈیوٹی لگی کہ موصوف کی خوشی میں شرکت کروں۔ بندہ مجلس ڈیرہ کے مبلغ قاری محمد یوسف نقشبندی کی معیت میں حاضر ہوا' تو بہت ہی خوش و خرم نظر آرہے تھے' گویا ایک بڑی ذمہ داری سے سبکدوش ہوگئے ہوں۔

۲۲/ فروری ۲۰۰۵ء کے اخبار سے معلوم ہوا کہ مرحوم انتقال فرماگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ نماز جنازہ میں مجلس کا ایک نمائندہ وفد شریک ہوا' جس میں مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمن جالندھری کے علاوہ مولانا اللہ وسایا اور مولانا محمد اکرم طوفانی شامل تھے۔ وفد نے اپنے دیرینہ رفیق کے جنازہ کو کندھا دیا اور لحد کے سپرد کیا:

خدا ان کی لحد پر شبنم افشانی کرے

☆☆......☆☆

بقیہ: ہنسنے کے نقصانات

زیادہ ہنسنے میں آٹھ آفتیں ہیں:

۱:...... علماء اور عقلاء اس کی مذمت کرتے ہیں۔

۲:...... جاہل بے وقوف اس پر جری ہوجاتے ہیں۔

۳:...... ہنسنے سے جہالت میں اضافہ ہوتا ہے (اگر وہ جاہل ہے) ہنسنے سے علم کم ہوجاتا ہے (اگر وہ عالم ہے) اس لئے اہل علم خصوصاً طلباء و طالبات اور علماء ہنسنے سے کوسوں دور رہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''عالم ہنستا ہے تو اس کے علم کا ایک حصہ کم ہوتا ہے۔''

۴:...... ہنسی' ماضی کے گناہوں کو فراموش کردیتی ہے۔

۵:...... ہنسی مستقبل میں گناہوں پر جری کرتی ہے۔

۶:...... زیادہ ہنسنے سے آدمی موت کو بھول جاتا ہے۔

۷:...... اس کے ہنسنے پر دوسرے لوگ ہنستے ہیں' ان سب کا گناہ اسی پر رہتا ہے۔

۸:...... دنیا میں ہنسنے سے آخرت میں بہت رونا پڑے گا۔

☆☆

ملفوظات اکابر

اللہ والا بننے کے لئے چند انتہائی قیمتی گُر

فرمایا:..... صبح سے شام تک کی زندگی کو دیکھو اس میں خاص اخلاص اور معرکۃ الآراء امور عالم تعلقات اور معاملات زندگی ہیں، صبح سے شام تک کی زندگی کے لئے یہی میدان اور اکھاڑہ ہیں، یہی ساری زندگی کا دارومدار اور اصل ہیں، دنیاوی لحاظ سے ہم عالم تعلقات میں اپنی زندگی کے لوازمات پورے کرتے ہیں، ان معاملات زندگی کے تحفظ کے لئے ایک مرکز کا ہونا ضروری ہے اور وہ عقیدۂ توحید ہے تو اس زندگی کے گزارنے کے لئے نہ مجاہدات کی ضرورت ہے نہ کسی اور چیز کی۔ بس نبی کی سنت پر عمل کرنا ضروری ہے، سنت پر عمل کرنے سے معلوم ہو جائے گا کہ ایک مسلمان کی صبح سے شام تک کی زندگی یہ ہے، کسی زمانے میں خاص مجاہدے کرائے جاتے تھے، اس وقت خاص مقصود تھا، اب تو ہر مومن کے لئے یہ ہے کہ وقت پر نماز پڑھ لیں، کچھ اوراد و وظائف کرلیا کریں، روحانی کمال مل جائے گی، رفتہ رفتہ صلاحیتیں درست ہو جائیں گی، عاقبت بخیر ہوگی، ایمان سلامت رہے گا، ہائے ہائے کرنے کی ضرورت نہیں۔

فرمایا:..... لوگ کہتے ہیں بس عبادت کرو کیونکہ صبح سے شام تک کی معاشرتی زندگی یہ تو دنیاوی زندگی ہوگی، اللہ تعالیٰ کی عبادت کی زندگی تو نہ ہوگی (مگر میں یہ کہتا ہوں) عبادت تو اپنے اپنے وقت پر مقرر ہے، صبح معاشرت اور معاملات کی ہماری زندگی کا اکھاڑہ ہیں، اس کے متعلق اوامر و نواہی میں حقوق کی ادائیگی کے ضابطے کلام اللہ، ساری احادیث اسی سلسلے میں ہیں، تقاضا یہ ہے اس طرح رہو، صبح سے شام تک کی یہی زندگی ہماری ایمانی اور روحانی زندگی ہے۔

لوازمات زندگی اور تعلقات زندگی کس طرح ادا کئے جاتے ہیں، اگر اس کے لئے معیار شرعی دیکھنا ہے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی دیکھو، صبح سے شام تک کون سا شعبۂ زندگی ایسا ہے جس میں آپ صلی

حضرت ڈاکٹر محمد عبدالحی عارفی

اللہ علیہ وسلم نے حصہ نہیں لیا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت بھی کی، تبلیغ بھی کی، دوست احباب سے ملنے بھی گئے، تقریبات بھی کیں، بیمار لوگوں کی مزاج پرسی اور عیادت بھی کی، بازار سے سودا بھی لائے، گھر کا کام بھی کیا، آرام بھی فرمایا، ازواج مطہرات کے ساتھ بھی بیٹھے، آپ نے دلچسپی بھی لی، ان کے ساتھ کھانا بھی تناول فرمایا، بچوں سے دلچسپی بھی لی، کون سے تعلقات اور معاملات زندگی ہیں جن میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود عمل کر کے نہیں دکھایا؟

تم ان امور سے الگ ہو کر اور ہٹ کر کیسے روحانیت کا دعویٰ جمائے بیٹھے ہو؟ ہمارا یہ انداز بالکل غلط ہے کہ ساری روحانیت اسی (یعنی ان امور سے الگ ہو کر اور ہٹ کر بیٹھنے) میں ہے۔ حاصل یہ نکلا کہ اگر تم صحیح معنی میں روحانیت حاصل کرنا چاہتے ہو تو اتباع سنت کرو، اسی میں سب کچھ ہے، سنت میں کھانا، کھانا بھی داخل ہے، دوستوں سے ملنا بھی شامل ہے، ملاقاتوں پر جانا بھی ہے، عبادت کرنا بھی ہے، نکاح میں شریک ہونا بھی داخل ہے، تمام تعلقات زندگی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کر کے دکھائے ہیں، آپ سے بڑھ کر روحانیت عالم امکان میں کسی میں نہیں۔ بھائی! اللہ تعالیٰ اتباع سنت کی مجھے بھی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو بھی۔

فرمایا:..... نہ عبادات کا مطالبہ ہے، نہ ریاضات کا، نہ مجاہدات کا، بس نماز وقت پر پڑھ لو اور اہل و عیال کے خانگی حقوق، رشتہ داروں کے حقوق، کاروباری منصب کے حقوق اور جن کے جو حقوق شریعت نے لازم کئے ہیں، ادا کرتے رہو اور گناہوں سے پرہیز کرتے رہو، بس تمہاری ساری زندگی عبادت کی عبادت ہے۔

اللہ تعالیٰ کا عالم خلق پر عموماً اور مسلمانوں پر خصوصاً انعام اور احسان عظیم ہے جس کی انتہا نہیں، وہ ہے توبہ اور استغفار، یہ ایمان کا محافظ بھی ہے اور ترقی کا ذریعہ بھی، روح کی بالیدگی اس سے ہوتی ہے، عالم امکان میں آنکھ بہکتی ہے، کان بہکتے ہیں، زبان بہکتی ہے، معاصی سرزد ہو جاتے ہیں، جہاں تک ہو سکے معاصی سے بچو، اگر نہیں تو توبہ کرو، نادم ہو کر استغفار کرو، پاک ہو جاؤ گے، روحانیت میں ترقی دینے والی چیز وہ

(باقی صفحہ 16 پر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اسماء الحسنیٰ

هو الله الذی لآ اله الا هو | الرحمن الرحيم المنتقم العفوا
الخالق البارئ المصور الغفار | الظاهر الباطن الواحد القهار
المؤمن المهيمن الحفيظ الحكيم | الوهاب الرزاق المفتاح العليم
القابض الباسط الخافض الرافع | المانع الواسع المقسط الجامع
المعز المذل السميع البصير | الحكم العدل اللطيف الخبير
الجليل الكريم الرقيب المجيب | البر التواب الولى الحسيب
العلي الكبير الرؤف المقيت | العزيز الجبار المحيى المميت
الحق الوكيل المقدم لوالى | الاول الآخر المؤخر المتعالى
الودود المجيد الباعث الشهيد | المبدئ المعيد الوارث الحميد
الحى القيوم القادر الواجد | المتكبر المحصي المقتدر الماجد
الغنى المغنى البديع الباقى | الضار النافع النور الهادى
الحليم العظيم الغفور الشكور | القوى المتين الرشيد الصبور

الاحد الصمد القدوس السلام

الملک مالک الملک ذوالجلال والاکرام

سید ارشد علی کراچی

ہر مذہب میں کچھ بنیادی عقائد اور اصول ہوتے ہیں جن کی بنا پر ایک مذہب دوسرے مذہب سے جدا اور ممتاز سمجھا جاتا ہے

عقائد اسلام اور مرزائیت

تقابلی جائزہ

مفتی محمد راشد مدنی

قسط نمبر ١٦

مسلمانوں کے عقائد

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام کا جو سلسلہ سیدنا آدم علیہ السلام سے شروع ہوا تھا' حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر آ کر ختم ہوگیا' آپ علیہ السلام کے بعد کسی کو بھی منصب نبوت عطا نہیں کیا جائے گا' خواہ نبوت تشریعی ہو یا غیر تشریعی یا کسی بھی قسم کی ہو۔

حدیث مبارکہ سے ثبوت:

"عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مثلی و مثل الانبیاء من قبلی کمثل رجل بنیٰ بیتاً فاحسنہ واجملہ الا موضع لبنۃ من زاویۃ فجعل الناس یطوفون بہ ویعجبون لہ ویقولون ھلا وضعت ھذہ اللبنۃ وانا خاتم النبیین." (بخاری ص۴۲۸ ج۲)

ترجمہ: "حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میری مثال مجھ سے پہلے انبیاء کے ساتھ ایسی ہے' جیسے کسی شخص نے گھر بنایا اور اس کو بہت عمدہ اور آراستہ اور پیراستہ بنایا' مگر اس کے ایک گوشہ میں ایک اینٹ کی جگہ تعمیر سے چھوڑ دی' لوگ اس کے گرد گھومتے اور عش عش کرتے اور کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ بھی کیوں نہ لگا دی گئی؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا: میں ہی وہ اینٹ ہوں اور میں نبیوں (کے سلسلے) کو ختم کرنے والا ہوں۔

مرزائیوں کے عقائد

مرزائیوں کے نزدیک حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں ہوئی' بلکہ آپ کے بعد بھی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ آپ علیہ السلام کے بعد بھی نبی آسکتے ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی بھی سابقہ انبیاء کی طرح نبی ہیں اور مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی نہ ماننے والے کافر ہیں۔

مرزائیوں کی کتابوں سے ثبوت:

"خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے' لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں نہیں مانتے۔"

(چشمہ معرفت ص۳۱۷)

خدا نے میرے ہزار ہا نشانوں سے میری تائید کی ہے کہ بہت کم نبی گزرے ہیں جن کی تائید کی گئی ہو پھر بھی جن کے دلوں پر مہریں ہیں وہ خدا کے نشانوں سے کچھ بھی فائدہ نہیں اٹھاتے۔ (تتمہ حقیقۃ الوحی ص۱۴۸)

بنیادی عقائد میں سے ایک بھی عقیدہ سے انحراف مذہب سے تعلق ختم کردیتا ہے جبکہ قادیانی مذہب نے بیسیوں اسلامی عقائد سے انحراف کیا ہے

REGD # SS-160

دہشت گرد کون؟ غدار کون؟

دہشت گردی کی وارداتوں میں قادیانی لابی کے ملوث ہونے کا منہ بولتا ثبوت

رسول پور تارڑ سے ''را'' کا ایجنٹ دوساتھیوں سمیت گرفتار

پنڈی بھٹیاں (نامہ نگار) رسول پورتارڑ سے بھارتی ایجنسی ''را'' کے مبینہ ایجنٹ کو اس کے دوساتھیوں سمیت گرفتار کرلیا گیا ملزمان کے قبضہ سے دو ہینڈ گرنیڈ دو کلاشنکوفیں برآمد کی گئیں۔ بتایا گیا ہے کہ پکڑا جانا والا ایجنٹ مبشر احمد قادیانی ہے جبکہ اس کے خاندان کے دوسرے افراد فرار ہوگئے۔ اے ایس پی پنڈی بھٹیاں عمران محمود نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ پولیس نے ایک خفیہ اطلاع پر رسول پورتارڑ میں چھاپہ مارا اور قادیانی مبشر احمد کو اس کے دوساتھیوں ذوالفقار' ذکاء اللہ سمیت گرفتار کر کے ان کے قبضہ سے دو کلاشنکوف برآمد کرلیں' جس سے وہ دہشت گردی کی وارداتیں کرنا چاہتے تھے انہوں نے بتایا مبشر احمد کا خاندان جو کہ کھیتی باڑی کرتا ہے اس کی بہن کی شادی بھارت میں قادیانی حبیب احمد سے ہوئی تھی قادیانی حبیب احمد جو کہ ''را'' کا ایجنٹ ہے اور بھارت میں مقیم ہے اس سے مبشر احمد نے رابطہ قائم کر رکھا تھا اور ہینڈ گرنیڈ بم اس نے آٹھ سالوں سے بوری میں پیک کر کے گھر میں چھپا رکھے تھے اور گرفتاری سے بچنے کے لئے کلاشنکوفوں کو اپنے دوستوں ذوالفقار' ذکاء اللہ کے پاس رکھا ہوا تھا وہ اپنے بہنوئی حبیب احمد کو بھارت میں معلومات فراہم کرتا تھا انہوں نے بتایا کہ مبشر احمد کا والد بشارت احمد اپنے خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ فرار ہوگیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مبشر احمد نے دوران تفتیش بھی ''را'' کا ایجنٹ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ (بتاریخ ۵/ستمبر ۲۰۰۴ء روزنامہ جنگ لاہور)

پنڈی بھٹیاں میں ''را'' کا قادیانی ایجنٹ اور دوساتھی گرفتار' اسلحہ برآمد

گرفتار ہونے والوں میں مبشر احمد' ذوالفقار اور ذکاء اللہ شامل ہیں' مبشر کا بھارتی بہنوئی بھی قادیانی ہے

مبشر نے ایجنٹ ہونے کا اعتراف کرلیا' دہشت گردوں کے نیٹ ورک کا جلد کھوج نکالیں گے: اے ایس پی

پنڈی بھٹیاں (نمائندہ خبریں) رسول پورتارڑ سے بھارتی ایجنسی را کا قادیانی ایجنٹ دوساتھیوں سمیت گرفتار کرلیا گیا۔ ان کے قبضہ سے دو ہیڈ گرنیڈ اور دو کلاشنکوفیں برآمد ہوئیں۔ ایس پی پنڈی بھٹیاں عمران محمود نے گزشتہ روز پریس کانفرنس میں بتایا کہ ایک خفیہ اطلاع پر انہوں نے پولیس کی نفری کے ساتھ رسول پورتارڑ میں چھاپہ مار کر قادیانی مبشر احمد کو اس کے دوساتھیوں ذوالفقار اور ذکاء اللہ سمیت گرفتار کرلیا۔ انہوں نے بتایا کہ قادیانی مبشر احمد کی بہن گوگی کی شادی گزشتہ دنوں بھارت میں قادیانی حبیب احمد سے ہوئی تھی جو را کا ایجنٹ ہے۔ اس نے مبشر احمد سے رابطہ قائم کر رکھا تھا۔ گرنیڈ بم اس نے آٹھ سال سے بوری میں چھپا رکھے تھے اور گرفتاری سے بچنے کے لئے کلاشنکوفوں کو اپنے دوستوں ذوالفقار' ذکاء اللہ کے پاس رکھا ہوا تھا۔ مبشر احمد اپنے بہنوئی حبیب احمد کو معلومات فراہم کرتا تھا۔ انہوں نے بتایا مبشر کا والد بشارت اور خاندان کے دیگر افراد فرار ہوگئے ہیں۔ مبشر احمد نے دوران تفتیش را کا ایجنٹ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ اے ایس پی نے بتایا پندرہ روز تک ہم دہشت گردوں کے نیٹ ورک کا پتہ چلالیں گے۔ (بتاریخ ۵/ستمبر ۲۰۰۴ء روزنامہ ''خبریں'' لاہور)